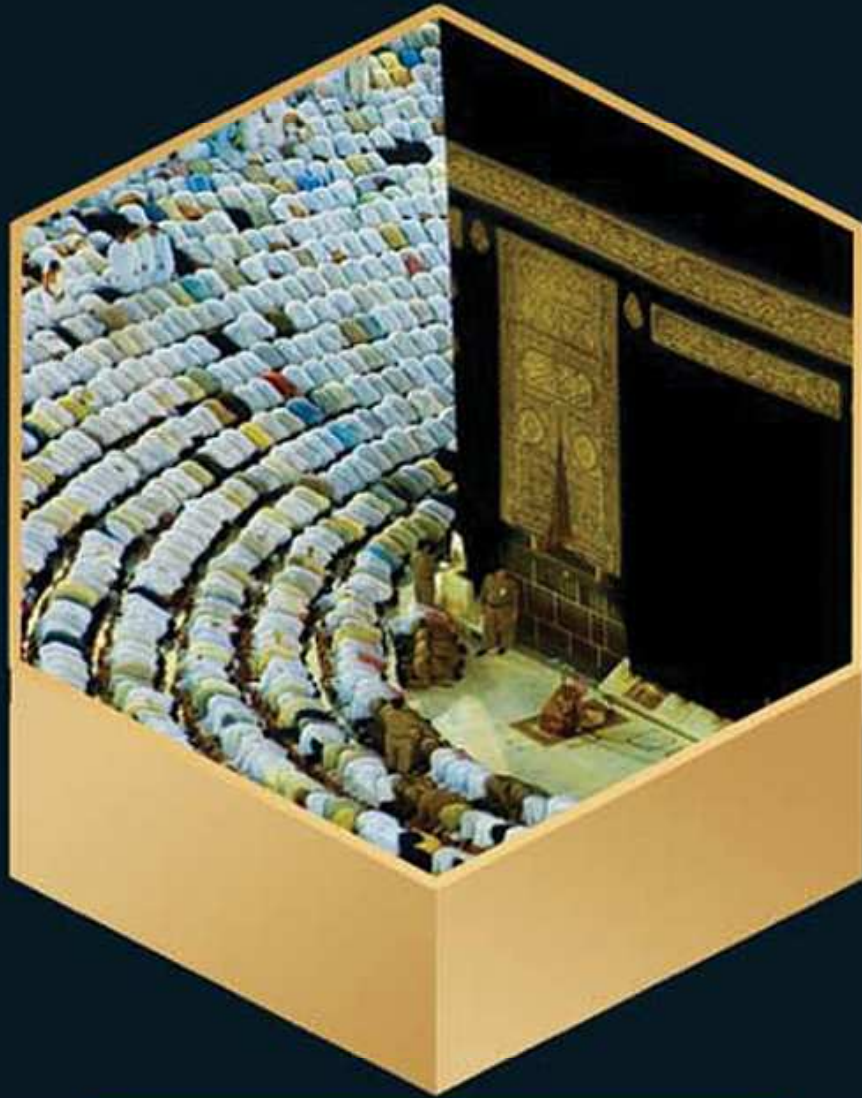


نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ نماز ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے؟

آئیے! نماز سمجھیں اور یاد کریں

نماز اور 14 سورتوں کا لفظ بلفظ ترجمہ



مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی مدظلہ العالی

نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ نماز ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے؟

آئیے! نماز سمجھیں اور یاد کریں

نماز اور 14 سورتوں کا لفظ بلفظ ترجمہ



مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی مدظلہ العالی

مسلم
PUBLISHERS

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام :	نماز میں دل کیوں نہیں لگتا؟
مؤلف :	مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی ^{رحمۃ اللہ علیہ}
بانی :	سیلانی ^{Saylani} ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
باہتمام :	محمد یوسف لاکھانی
اشاعت :	مئی 2010ء
تعداد :	6000
ناشر :	سلام پبلیشرز کراچی
قیمت :	60 روپے

ISBN : 978-969-9498-00-8



اپنی پسندیدہ اسلامی کتابیں انٹرنیٹ یا فون کے ذریعے گھر بیٹھے منگوائیے۔

سلام بک شاپ
© 0300-82 72526
0345-82 72526

پورے پاکستان میں مفت ڈیلیوری

رقم بھیجنا نہایت آسان



www.salambookshop.com

فہرست

1	مقدمہ	۱۔
7	پسندیدہ نماز	۲۔
8	نماز کا مقصد	۳۔
12	نماز کو سمجھنا	۴۔
13	نماز کی شرائط	۵۔
15	نماز کا طریقہ	۶۔
20	سورۃ الفاتحہ	۷۔
22	سورۃ الاخلاص	۸۔
28	تشہد	۹۔
30	درویشرف	۱۰۔
32	دعا	۱۱۔
35	دعائے قنوت	۱۲۔
39	سورۃ النکاث	۱۳۔
41	سورۃ العصر	۱۴۔
43	سورۃ الہمزہ	۱۵۔
47	سورۃ الفیل	۱۶۔
49	سورۃ القریش	۱۷۔
51	سورۃ الماعون	۱۸۔
54	سورۃ الکوثر	۱۹۔
56	سورۃ الکافرون	۲۰۔
57	سورۃ النصر	۲۱۔
60	سورۃ الاخلاص	۲۲۔
65	سورۃ اللہب	۲۳۔
67	سورۃ الفلق	۲۴۔
69	سورۃ الناس	۲۵۔
71	نماز کے بعد کی دعائیں اور اذکار	۲۶۔
75	نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے	۲۷۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

مُقَدِّمَةٌ

زندگی تیزی سے گزرتی جا رہی ہے۔ اللہ کی توفیق اور کرم سے نمازوں اور مذہبی ماحول سے وابستگی بھی ہے لیکن عرصے سے نفس ملامت کر رہا ہے اور شرمندگی دامن گیر ہے کہ عمر کا بڑا حصہ گنوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور نماز عبادت کا وہ خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے۔ نماز ہماری زندگی کا اہم مقصد ہے۔ لیکن افسوس کہ نماز کی روح سے محرومی ہے۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا کہ وہ آدمی اسلام میں رہ کر اپنے بال سفید کر دیتا ہے اور حالت اُس کی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نماز کی تکمیل نہیں کر سکا، لوگوں نے دریافت کیا کہ ایسا کیونکر ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ نماز تو پڑھتا ہے لیکن نماز میں اللہ تعالیٰ کے لئے جو خشوع و خضوع ہونا چاہیئے وہ اس کی نماز میں نہیں ہوتا اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

اکثر نمازیوں اور مذہبی شوق رکھنے والے لوگوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ دیگر کاموں میں تو ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں لیکن نماز کے حقیقی اور باطنی مقصد "اللہ کا قرب" سے دور خشوع اور خضوع سے خالی

نمازوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام مذہبی کاموں اور محفلوں کا اصل مقصد تو انسانوں کا تعلق رب سے جوڑنا ہے اور جو چیزیں اس تعلق میں رکاوٹ ہیں انھیں دور کرنا ہے۔

گناہوں کے سیلاب نے مسلمانوں کی اکثریت کو نماز سے روک دیا ہے بہت سے نماز شروع کرتے ہیں پر کچھ عرصہ بعد پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ نماز ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بن رہی۔ ہم نماز کے ظاہری آداب کو اگر سیکھ بھی لیں تو نماز کی اصل روح اور اسکی مناجات سے لطف اندوز نہیں ہوتے۔

آخر اس بے رغبتی کی وجہ کیا ہے؟ ہم نماز کو سمجھ کر نہیں ادا کر رہے۔ نماز میں رب تعالیٰ سے مناجات نہیں کر رہے۔ بلکہ یوں لگتا ہے جیسے صرف بطور رسم جسمانی مشقت اٹھا رہے ہیں۔

ہر مسلمان کو کم از کم نماز کے معنی اور کثرت سے نماز میں پڑھی جانے والی چھوٹی سورتوں کا ترجمہ یاد ہونا چاہیئے۔ اپنے درس کے شریک دوستوں کے لیے میں نے نماز کا لفظی ترجمہ مرتب کیا تو یہ خیال آیا کہ کیوں نہ جو کچھ علماء کرام کی مجالس، بزرگوں کی صحبت اور قرآن حدیث کے مطالعے اور خاص کر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "احیاء العلوم" اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "عوارف المعارف" سے نماز کا طریقہ اور اسکی باطنی کیفیت کے بارے میں پڑھا ہے وہ سب آسان الفاظ

میں دوستوں کے لیے بھی لکھ لیا جائے۔ درحقیقت یہ سب اپنے لیے لکھا ہے تاکہ غفلت پر ملامت کا زور زیادہ ہو اور کاش کہ نفسِ لواہ ہر نماز سے پہلے جھنجھوڑے کہ

"اے دوسروں کو خشوع و خضوع کی نصیحت کرنے والے! غفلت سے بچ۔"

قلبی مناجات کے اشارے

نماز عبادت کا وہ خاص طریقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے ذریعے ہمیں بتایا ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے مناجات کا نام ہے۔ عاجزی و انکساری کا اظہار ہے۔ جب بندہ زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرے تو چاہیے کہ اس کا سینہ مناجاتِ الہی سے اس طرح گونج رہا ہو کہ جب جنت کا ذکر ہو تو اللہ سے جنت طلب کرے، جب جہنم کا تذکرہ آئے تو اس سے پناہ مانگے اور اسی طرح اذکار اور تلاوت کے مضامین اس کے دل پر اثر انداز ہوتے رہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں مؤمن کی شان اور مؤمن کی دلی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا (الأنفال: ۲)

جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اللہ کی عظمت و جلال سے) خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر آیاتِ تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں

ان ہی چند احساسات اور قلبی کیفیت کو " قلبی مناجات کے اشارے " کے نام سے درج کیا ہے اور دل کے دروازے کو کھٹکھٹانے کی کوشش کی ہے تاکہ ان اشاروں کو پڑھ کر دل کی زبان کی گرہ مناجات کے لئے کھل جائے یہ ایک بہت ہی وسیع دنیا ہے۔ ان شاء اللہ جب ہم قدم بڑھائیں گے۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیع دروازے ہم پر کھلتے چلے جائیں گے۔

کوئی بھی شخص کسی ایک حال پر ٹھہرا نہیں رہتا اگر کسی کے پاس لاکھ ہیں تو دو لاکھ کی کوشش کرتا ہے ایک کروڑ ہیں تو دس کروڑ کی تمنا کرتا ہے۔ تو پھر ہم کیوں اپنی نماز کی ترقی کی فکر نہیں کرتے۔ بلکہ بعض نادان تو مشکل سمجھ کر اور دور چلے جاتے ہیں۔ اگر کاروبار میں فائدہ زیادہ نہ ہو رہا ہو تو کوئی بھی کاروبار بند کر کے بیٹھ نہیں جاتا بلکہ فائدہ بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ نماز بے سمجھے پڑھنا بھی فائدہ سے خالی نہیں، فائدہ تو حاصل ہوتا ہے لیکن گم۔ آئیے ہم نماز کے حقیقی فوائد کے حصول کے لیے محنت اور کوشش کریں۔ رب العالمین سے رابطے کے ذریعے نماز کو اور نماز میں کثرت سے پڑھی جانے والی سورتوں کو معنی کے ساتھ یاد کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مناجات کے بول سیکھیں اور رب العالمین کے در رحمت کو کھٹکھٹائیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ہمیں نماز کو یاد کرنے، سمجھنے، پڑھنے اور دل کی حاضری کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پہلے اسے پڑھیں!

یہ کتاب نماز سمجھنے اور نماز میں پڑھی جانے والی بعض سورتوں کو بمعہ ترجمہ یاد کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اس کتاب کو آپ شارٹ کورس کے طور پر پڑھیں۔ ہر مسلمان کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوب کر عبادت کرے، اللہ کے پاک کلام کو سمجھے لیکن دنیا کے جھمیلوں میں پھنس کر یہ تمنا دل کے ایک کونے میں پڑی رہ جاتی ہے۔ ہر دلی تمنا کو پورا کرنے کے لیے ہم محنت کرتے ہیں لیکن شیطان ہماری اس عظیم تمنا کو کبھی پورا ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔

سستی چھوڑیے!

وہ کام جو اب تک نہ ہو سکا، روزانہ صرف بیس ۲۰ منٹ کا وقت نکال کر کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ اب آپ صرف ایک ماہ میں نماز کو سمجھ کر یاد کر سکتے ہیں۔ کیا آپ دین کے ستون نماز اور اللہ کی کتاب کے لیے بیس ۲۰ منٹ روزانہ نہیں نکال سکتے؟ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں نہیں کر سکتا۔ جب کسی چیز کا شوق ہوتا ہے تو اس کے لیے ہم وقت نکال ہی لیتے ہیں۔ اس کی ایک ادنیٰ مثال کرکٹ کے ان شائقین کی ہے جو دن میں اپنے کام تو کرتے رہتے ہیں مگر ہر تھوڑی دیر بعد اسکو بھی پوچھتے رہتے ہیں۔ آپ بھی اپنے سارے کام کرتے رہیں لیکن اس کتابچہ کو ایک مہینہ اپنے ساتھ رکھ کر بار بار دہراتے رہیں۔ میرا مشورہ تو یہی کہ آپ نیت کر لیں کہ جب تک مجھے نماز سمجھ کر یاد نہیں ہو جاتی میں اس کتابچہ کو اپنے ساتھ رکھوں گا۔ اسے دن میں کم از کم پانچ بار دیکھ لیں (اگر ہو سکے تو ہر نماز سے پہلے)۔ فہرست کے ۲۵ عنوانات میں سے ایک عنوان کو روزانہ دس ۱۰ منٹ دہرائیں پھر ایک گھنٹے بعد دس منٹ دہرائیں اور ہر نماز میں جو پڑھا اس کی عملی مشق کریں۔ اس طرح چوبیس دن کریں پھر ایک ہفتہ پوری کتاب کو دہرائیں۔ تحقیق کے مطابق کسی بھی چیز کو یاد کرنے کے لیے پانچ بار دہرانا ضروری ہے۔ اس طرح سے کہ

پہلی بار	ایک گھنٹہ کے بعد	دوسری بار	ایک دن کے بعد
تیسری بار	ایک ہفتہ کے بعد	چوتھی بار	ایک مہینہ کے بعد
پانچویں بار چھ مہینے کے بعد			

ترجمہ یاد کرتے وقت دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے طالب علم کے ذہن پر یہ بات چھائی رہنی چاہیے کہ "وہ اللہ کی کتاب سیکھ رہا ہے"۔ اس دعا کو بھی ساتھ ساتھ پڑھتے رہیں۔
رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

لفظ بلفظ ترجمہ

بعض عربی کلمات کئی ایک الفاظ، حروف اور ضمائر سے مل کر بنتے ہیں اور کئی جگہوں پر دو الفاظ مل کر صحیح معنی دیتے ہیں۔ اس لئے ایسے کلمات کو ایک ہی خانہ میں رکھ کر اُس میں پوشیدہ حروف اور کلمات کو مختلف رنگ دے کر واضح کیا ہے۔ اور اُنکا اردو ترجمہ بھی اسی رنگ میں لکھا ہے۔

مثلاً

آ	لَمْ	تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِأَصْحَابِ	الْفِيلِ
کیا	نہیں	دیکھا آپ نے	کیسا	کیا	تمہارے	رب	ہاتھی والوں (کے) ساتھ

اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ اس کتاب میں اگر آپ کوئی غلطی دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔

محمد بشیر قادری فاروقی سیلانی

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مسجد سیلانی اسٹریٹ، مین بہادر آباد چورنگی،
 کراچی۔ پاکستان

فون: 021-34130786 (5 Lines)

رب العالمین ﷻ

↑ نماز

↑ بندہ

رب العالمین سے رابطہ کا ذریعہ نماز ہے۔

پسندیدہ نماز

نماز میں بندہ رب تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ اس کے کلام کو سنتا ہے۔ اس سے اپنے دل کی بات کرتا ہے۔ اس کو منانے کی کوشش کرتا ہے۔ مناجات و دعائیں کرتا ہے۔ روتا ہے۔ گڑ گڑاتا ہے۔ اس کے حضور گر کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو ایسے بندے اور اُن کی نمازیں پسند ہیں۔

ارشاد فرمایا: **الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ** (المومنون: ۴)

جو اپنی نماز میں گڑ گڑاتے ہیں روتے ہیں۔

اپنی نمازوں کی ہر طرح سے حفاظت کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کی خوشخبری دی ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ (المومنون: ۹، ۱۰)

اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی وارث ہیں (جنت الفردوس کے)

ہماری نماز

لیکن ہماری نماز تو ایسی نہیں۔۔۔

ہم جانتے ہیں کہ

نماز دین کا ستون ہے۔۔۔ لیکن ہم اس کی حفاظت نہیں کرتے۔۔۔ کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے۔۔۔ اگر نماز پڑھتے ہیں۔۔۔ تو دل نہیں لگتا۔۔۔ دنیا داری کی بھولی ہوئی باتیں۔۔۔ نماز میں یاد آ جاتی ہیں۔۔۔ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔۔۔ لیکن افسوس ہم تو نماز کے بعد بے حیا فلمیں، ڈرامے دیکھتے ہیں۔۔۔ نماز مومن کی معراج ہے۔۔۔ لیکن ہمارا اخلاق تو دن بدن زوال پذیر ہے، بات بات پر غصہ آتا ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

قرآن و حدیث کی تمام باتیں حق ہیں۔ یقیناً یہ ساری کوتاہی ہماری ہے۔

نماز کا مقصد کیا ہے؟

روزے میں ہم کھانے پینے سے رک جاتے ہیں جس کے ذریعے پیٹ اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔

حج کی مشقتوں کے ذریعے بدن کی آزمائش ہوتی ہے۔

زکوٰۃ ادا کرتے وقت محبوب مال دینے کی تکلیف کے ذریعے دل کا امتحان ہوتا ہے۔

اس طرح نماز پڑھنے کے ذریعے اللہ پر یقین اور رابطے کی آزمائش ہوتی ہے۔
نماز میں ذکر، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ ہے۔
اب دیکھنا یہ ہے کہ نماز میں صرف لفظ اور آوازیں مقصود ہیں تاکہ ان کو
دہرایا جائے۔

یا نماز دل کی توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنا ہے۔
نماز میں صرف لفظوں کا دھرانا مقصود نہیں ہے بلکہ لفظوں کے ذریعے
دل کی بات کو ظاہر کرنا ہے اور دل کی بات کا اظہار دل کی حاضری کے بغیر
کیسے ہوگا؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز میں قرأت اور اذکار کا مقصد اللہ تعالیٰ کی
حمد و ثناء، اس کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار اور دعا کرنا ہے۔ لیکن حالت یہ
ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوتے ہیں اور ہمارے دل پر غفلت کے
پردے پڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ ہم تو یہ بات بھی بھول جاتے ہیں کہ کس
کے سامنے کھڑے ہیں۔ ہماری زبان کو نماز کے رٹے ہوئے اذکار پڑھنے
کی عادت ہو گئی ہے۔ نماز شروع ہوتے ہی ہماری زبان حرکت شروع کر
دیتی ہے۔

اب ہمیں خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہماری نماز اصل مقصد سے کس قدر
دُور ہے کیونکہ نماز کا مقصد تو دل کو صاف کرنا، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل
کو آباد کرنا اور اللہ پر ایمان کو مضبوط کرنا ہے۔

کامل نماز کے لئے چھ 6 روحانی کام

نماز

۱۔ دل کی حاضری

دل ہر فکر و خیال
سے پاک ہو

۲۔ نماز کو سمجھنا

کلام کے معنی کو
سمجھے

۳۔ تعظیم

اللہ تعالیٰ کی عظمت
اور جلال کا تصور
کرے

۴۔ خوف

اللہ تعالیٰ کو بڑا
سمجھتے ہوئے دل
میں اس کا خوف
ہو۔

۵۔ امید

نماز
کی قبولیت اور ثواب
کی اُمید رکھے

۶۔ ندامت

اپنی کوتاہیوں اور
گناہوں سے
شرمندہ رہے۔

روح
نماز

دل کی حاضری

نماز اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے قائم کی جاتی ہے اس کے لیے دل کا حاضر ہونا شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (طہ: ۱۳)

اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو،
جو شخص پوری نماز میں اللہ کی یاد سے غافل رہے وہ کیسے نماز قائم کرنے والا ہوگا؟

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ (الاعراف: ۲۰۵)

اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ،

نشہ کی حالت میں پڑھنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، ہوش و حواس برقرار نہیں ہوتے، اس لیے ایسی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ حالت اُس شخص کی بھی ہوتی ہے جو غافل ہے، شیطانی وسوسوں اور دنیاوی خیالات میں مدہوش ہے حتیٰ کہ اسے یہ بھی پتا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس لیے نماز میں پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہونی چاہیے۔

حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ (سورۃ النساء: ۴۳)

یہاں تک کہ تم وہ بات سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی لوگ (نماز میں) کھڑے ہوتے ہیں لیکن انہیں نماز سے تھکاوٹ اور مشقت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (العجم الکبیر)

نماز کی حالت میں اگر دل نماز میں حاضر نہیں ہے تو وہ کچھ نہ کچھ تو کر رہا ہے کیونکہ دل فارغ نہیں رہتا۔ اب فکر جس طرف ہوگی دل بھی وہیں ہوگا۔ نماز میں دل اُس وقت تک حاضر نہیں ہوتا جب تک کہ یہ یقین نہ ہو جائے کہ دنیا حقیر اور فانی ہے۔ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اور نماز آخرت میں کامیابی کا راستہ ہے۔

نماز کو سمجھنا

ہم نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، رب العالمین کا کلام (قرآن) سنتے ہیں لیکن سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، اپنی حاجتیں اس کی بارگاہ میں بے سمجھے، بغیر توجہ سے عرض کرتے ہیں۔ اب اس صورت حال میں ہمارا دل نماز میں کیسے لگے گا؟ نماز کی حلاوت اور چاشنی کہاں سے میسر آئے گی؟ رٹے ہوئے اذکار ہماری زبان تیزی سے ادا کرتی جاتی ہے اور ہم اپنے دنیاوی کاموں اور جھمیلوں میں کھو جاتے ہیں اور نماز کو لاشعوری طور پر بھول جاتے ہیں۔

یہ انداز پسندیدہ نہیں اور یہ آیت پڑھ کر تو ہمیں ڈر جانا چاہیے۔

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾ (الماعون)

تو خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز کو بھولے بیٹھے ہیں

تعظیم

نماز میں بار بار اس یقین کو پختہ کرے کہ میں اللہ رب العزت کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے: تم اللہ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اگر تمہیں یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوا تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (بخاری)

نماز کی شرائط

نماز پڑھنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو۔

طہارت: جس طرح نماز کی جگہ، کپڑوں، بدن کا پاک ہونا اور با وضو ہونا نماز کے لیے شرط ہے۔

اس طرح وہ دل جس سے اللہ کو یاد کرنا ہے۔ گناہوں اور غفلت

سے پاک ہونا چاہیے۔

جسم کو ڈھانپنا: ظاہری جسم کو ڈھانپنا نماز کے لیے شرط ہے۔

خوف، ندامت، حیا کے ساتھ نماز میں کھڑے ہو جس طرح کوئی بھاگا ہوا مجرم اپنے مالک کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ امید رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باطنی برائیوں اور عیبوں پر پردہ ڈال دے۔

قبلہ رخ ہونا: نماز میں چہرہ کا کعبہ شریف کی طرف ہونا شرط ہے۔ تو کیا

دل کو تمام کاموں سے پھیر کر اللہ تعالیٰ کی طرف کر دینا ضروری نہ ہوگا؟

وقت: نماز کا وقت ہونا شرط ہے۔ اس طرح یہ سمجھا جائے کہ یہ میری

آخری نماز ہے سلام پھیرتے ہی میری روح قبض کر لی جائے گی۔ اس طرح نماز میں سکون اور تواضع پیدا ہوگا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "رخصت ہونے والے کی طرح نماز پڑھو۔"

نیت: دل کے ارادے کا نام نیت ہے۔ جو نماز پڑھنی ہے اس کا دل سے

ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز

ظہر چار رکعت نماز فرض یا سنت کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ کی

طرف اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے۔

اس بات کا پکا ارادہ کیا جائے کہ نماز اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل

کرنے کے لیے پڑھ رہا ہوں۔ یہ احساس بیدار کیا جائے کہ مجھ جیسے

گناہگار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور حاضری کا شرف بخشا۔ اس وقت شرمندگی ہونی چاہیے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو۔ دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں۔

اَللّٰهُ	اَكْبَرُ
اللہ	سب سے بڑا ہے

تکبیر تحریمہ

اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُٹے ہاتھ کی کلائی پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی سے کلائی کو پکڑ لے نظر سجدہ کی جگہ پر رہے

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! تو بہت عظمت والا ہے اور میں بہت حقیر ہوں، سب چھوڑ کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔

نماز شروع کرتے ہی ہم نے بے شمار حلال کاموں کو اپنے اوپر حرام کر لیا (مثلاً کھانا پینا، بات چیت کرنا وغیرہ) اور سب سے کٹ کر بارگاہ الہی میں

کھڑے ہو گئے ہیں۔ اے کاش حقیقتاً ہم سب سے کٹ کر صرف اسی کے ہو جائیں۔ اور اس پاک پروردگار کو بھی یہ ہی پسند ہے۔ فرمایا:

وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (الزلزلہ: ۸)

اور (اپنے قلب و باطن میں) ہر ایک سے ٹوٹ کر اُسی کے ہو رہو

قیام

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑا ہونا اور اسی کی جانب اپنی پوری توجہ رکھنا اہم رکن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نمازی کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔"

رسول اللہ ﷺ نے ایک نمازی کو داڑھی سے کھیلنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اگر اس شخص کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع پیدا ہوتا۔"

صحابہ کرام نماز میں اس طرح کھڑے رہتے جیسے لکڑی کے ستون۔ جب ہم کسی بڑے عہدیدار کے پاس جاتے ہیں تو کس قدر سکون اور خشوع کا اظہار کرتے ہیں اور یہ دل چاہتا ہے کہ یہ مجھے ملاقات کا زیادہ وقت دے اور اگر وہ زیادہ وقت دے دے تو لوگوں کو یہ بتاتے نہیں تھکتے کہ فلاں فلاں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور اتنی دیر تک مجھ سے باتیں کرتا رہا۔

اب ذرا اپنی نماز کا حال دیکھیں تو افسوس۔۔۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلالت سے ناواقف ہیں زبان سے تو کہہ رہے ہیں کہ اللہ سب سے بڑا ہے لیکن ابھی یقین کے کمال کو نہیں پہنچے کہ اس کے سامنے بے سکونی اور منتشر خیالی کی کیفیت میں جلدی جلدی نماز ختم کر دیتے ہیں۔
اب ثناء پڑھے۔



سُبْحَانَكَ	اللَّهُمَّ	وَ	بِحَمْدِكَ	وَ	تَبَارَكَ
پاک ہے تو	اے اللہ	اور	تعریف ہے تیرے لیے	اور	برکت والا ہے
اے اللہ تو پاک ہے اور تعریف تیرے لیے ہے اور برکت والا ہے					
اسْمُكَ	وَ	تَعَالَى	جَدُّكَ	وَ	لَا إِلَهَ
تیرا نام	اور	بہت بلند ہے	شان تیری	اور	نہیں معبود تیرے سوا
تیرا نام اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔					

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے پاک پروردگار! مجھے تمام گناہوں سے پاک کر دے۔
اے میرے پروردگار! اپنے برکت والے نام سے میرے ہر کام میں برکت کر دے۔

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قرأت توجہ سے سنے اور اگر تنہا ہو تو ثناء

کے بعد تعوذ پڑھے

تعوذ

الرَّجِيمِ	الشَّيْطَانِ	مِنْ	بِاللّٰهِ	أَعُوذُ
مردود	شیطان	سے	اللہ کی	میں پناہ مانگتا ہوں
میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے (بچنے کے لیے)				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

الہی! مجھے ہر شیطانی کام سے بچالے۔

الہی! شیطان سے دشمنی کرنے میں اخلاص دے۔

یہ مناجات صرف زبانی جمع خرچ نہیں ہونی چاہئیں بلکہ سچی نیت اور عملی کوشش کے بغیر مناجات سے مکمل فائدہ ممکن نہیں۔ اس لیے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنا چاہتے ہیں تو وہ کام چھوڑنے ہوں گے جن کو شیطان پسند کرتا ہے اور وہ کام اختیار کرنا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ پناہ حاصل کرنے کے لئے صرف زبانی کلمات کافی نہیں ہیں کیونکہ جب کوئی دشمن مارنے کے لیے پیچھے لگ جائے اور ہم چھپنے کے لیے اپنے دوست سے کہیں کہ میں تیرے گھر پناہ لیتا ہوں اور گھر میں داخل نہ ہوں تو صرف یہ کہنا دشمن سے محفوظ نہیں کرے گا۔ جب تک کہ ہم اس کے گھر میں داخل نہ ہو جائیں۔

پھر تسمیہ پڑھے

تسمیہ

بِ	اِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
سے	نام	اللہ	بہت مہربان	رحم کرنے والا
اللہ کے نام سے (شروع) جو بہت مہربان رحم کرنے والا ہے۔				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے رحمن و رحیم! میرا ہر کام تیرے نام کی برکتوں سے مالا مال ہو جائے۔

قرأت

پھر خوب ٹھہر ٹھہر کر سورۃ الفاتحہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پڑھنے کا ادب سکھایا ہے۔

ارشاد فرمایا: **وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا** (النزل: ۴)

"اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو"

جب قرآن پڑھے تو یہ خیال کرے کہ وہ اپنے رب سے ہم کلام ہے۔

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

الْحَمْدُ	لِلَّهِ	رَبِّ	الْعَالَمِينَ ①
سب تعریفیں	اللہ کے لیے	پالنے والا	تمام جہانوں
سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے ①			

الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ ②	مَلِكٌ	يَوْمَ	الدِّينِ ③
بہت مہربان	رحم کرنے والا	مالک	دن	بدلہ (جزا)
بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے ② قیامت کے دن کا مالک ہے ③				

إِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	إِيَّاكَ	نَسْتَعِينُ ④
تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے ہی	ہم مدد چاہتے ہیں
(اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ④				

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ⑤	صِرَاطَ	الَّذِينَ	أَنْعَمْتَ	عَلَيْهِمْ ⑥
ہم کو چلا	راستہ	سیدھا	راستہ	اُن کا تو نے انعام کیا جن پر
ہم کو سیدھے راستے پر چلا ⑤ ان (لوگوں) کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ⑥				

غَيْرِ	الْمَغْضُوبِ	عَلَيْهِمْ ⑦	وَ	لَا	الضَّالِّينَ ⑧
نہ	غضب ہوا	جن پر	اور	نہ	جو گمراہ ہوئے
اُن (لوگوں) کا (راستہ) نہیں جن پر غضب ہوا اور نہ (ہی اُنکا) جو گمراہ ہوئے ⑧					

اٰمِيْنَ	پھر آہستہ سے کہے
اے اللہ قبول فرما۔	

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے تمام جہانوں کے رب رحمن و رحیم! قیامت کے دن رسوائی سے بچانا۔
اے اللہ! مجھے بے ریا صرف تیری رضا کے لیے عبادت کرنے والا بنا دے۔
اے اللہ! مجھے اپنے پیارے رسول ﷺ کی سنت کے راستے پر چلا دے۔
اے اللہ! میرے دل کو صدیق اکبرؓ کی طرح محبتِ رسول ﷺ کی ہدایت عطا فرما۔
اے اللہ! مجھے نبیوں اور ولیوں کے راستے پر چلا۔

انعام والے کون ہیں؟ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ (النساء: ۶۹)

اللہ نے انعام کیا وہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہیں۔

حضرت ابوسعید بن معلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا (دوران نماز) نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا میں حاضر نہ ہوا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: **”اسْتَجِیْبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ“** (الانفال: ۲۴) اللہ اور رسول کے بلانے پر (فوراً) حاضر ہو جاؤ۔ پھر فرمایا: سنو! میں تم کو قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دوں گا آپ نے فرمایا: **”الحمد لله رب العلمین“** یہ سبغ مثانی ہے اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت فاتحہ ہے اور یہ کہ رسول ﷺ اگر نماز کے دوران بلائیں تب بھی آنا واجب ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے نماز نہیں ٹوٹی۔

سورۃ فاتحہ کے بعد اب کوئی اور سورۃ پڑھیں مثلاً

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	هُوَ	اللَّهُ	أَحَدٌ ①	اللَّهُ	الصَّمَدُ ②
کہیئے	وہ	اللہ	ایک	اللہ	بے نیاز
کہیئے وہ اللہ ایک ہے ① اللہ بے نیاز ہے ②					

لَمْ	يَلِدْ	وَ	لَمْ	يُولَدْ ③
نہ	اُس نے جنا	اور	نہ	وہ جنا گیا
نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ③				

وَ	لَمْ	يَكُنْ	لَّهُ	كُفُوًا	أَحَدٌ ④
اور	نہ	ہے	اُس کے	برابر	کوئی
اور کوئی اس کے برابر نہیں ہے ④					

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔۔

اے بے نیاز! میں تیرا محتاج ہوں۔ مجھے ہر محتاجی سے بچا۔ مجھے ہر ہر لمحہ تیری ضرورت ہے۔

اے میرے مالک! مجھے ہر کفر، شرک اور منافقت سے محفوظ رکھ۔ میرے ایمان کی حفاظت فرما۔

رکوع

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائیں اور کم سے کم تین بار کہے۔

تسبیح رکوع

سُبْحَانَ	مَرَّجِي	الْعَظِيمِ
پاک (ہے)	میرا رب	عظمت والا

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے میرے عظمت والے رب ! مجھے معاف کر دے۔ میرے تمام گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل فرما دے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ

جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہوں کو لایا جاتا ہے اور اس کے سر پر اور دونوں کاندھوں پر رکھ دیا جاتا ہے پس جب وہ رکوع کرتا ہے یا سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ اس سے گر جاتے ہیں (سنن کبریٰ، صحیح ابن حبان)

اس لیے اس امید کے ساتھ رکوع کرنا چاہیئے کہ میرے سارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے۔

تسمیع

سَمِعَ	اللَّهُ	لِمَنْ	حَمْدَهُ
سن لی	اللہ نے	(اُس کے) لیے جس نے	اُس (اللہ) کی تعریف کی
اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اللہ کی تعریف کی۔			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔

اس امید اور کامل یقین کے ساتھ خوشی خوشی تسمیع کہتے ہوئے سر اٹھائیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی تسمیع اور تعریف کی اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوا اور اُس نے سُن لیا میری دعاؤں کو اور میری التجاؤں کو قبول کیا۔
تنہا نماز پڑھنے والا رکوع سے اٹھتے ہوئے تسمیع اور تحمید دونوں کہے اگر جماعت سے پڑھ رہا ہو تو مقتدی کہے۔

تحمید

رَبَّنَا	لَكَ	الْحَمْدُ
اے ہمارے رب	تیرے (ہی) لیے	تمام تعریفیں (ہیں)

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والے پروردگار! تیرا کرم ہے کہ تو نے میری دعاؤں کو سُننا۔

قومہ

پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے۔

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

ایک شرمندہ مجرم کی طرح بارگاہ رب العزت میں کھڑا ہو۔ اور کامل عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنا ماتھا اس کی بارگاہ میں ٹیک دے۔

سجدہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے پیٹ کورانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور کھنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے۔

تسبیح سُجود

سُبْحَانَ	رَبِّی	الْأَعْلَى
پاک (ہے)	میرا رب	بہت بلند

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

ہر تسبیح پر دل ہی دل میں کہے
اے پاک ذات ! تو سب سے بلند و بالا ہے میں سب سے حقیر ہوں۔
اے اللہ ! میرے دل کو اپنی محبت سے سرشار کر دے۔
اے میرے رب ! میرے دل کو اپنے نبی ﷺ کی محبت کے لیے
چُن لے۔

اسی حالت میں جو جو دل میں ہے مانگنا چاہیے۔
سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے۔
اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور سجدہ کر کے قرب حاصل کرو" (العلق: ۱۶)
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بندہ سب سے زیادہ اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں قریب ہوتا ہے پس
تم اللہ سے کثرت سے دعا کرو۔ (صحیح مسلم)

جلسہ: پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پیشانی پھرناک پھر ہاتھ اٹھیں اور بایں قدم بچھا کر اس طرح دوزانوں بیٹھے کہ داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں پر رکھے کہ ان کی انگلیاں بھی قبلہ رو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا۔

دوسرا سجدہ: اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر اسی طرح رکوع و سجود کرے لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ، فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الاعراف ۲۰۴)

”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے“



دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا۔

تَشْهَدُ

التَّحِيَّاتُ	لِلَّهِ	وَالصَّلَوَاتُ	وَالطَّيِّبَاتُ
تمام قولی عبادتیں	اللہ کے لیے	تمام فعلی عبادتیں	اور تمام مالی عبادتیں
تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔			

السَّلَامُ	عَلَيْكَ	أَيُّهَا النَّبِيُّ	وَرَحْمَةُ اللَّهِ	وَبَرَكَاتُهُ
سلام	آپ پر	اے نبی	اور رحمت اللہ کی	اور اس کی برکتیں
سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں				

السَّلَامُ	عَلَيْنَا	وَعَلَى	عِبَادِ اللَّهِ	الصُّلَحِينَ
سلام	ہم پر	اور	اللہ کے بندوں	نیکوں
سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر				

أَشْهَدُ	أَنَّ	لَا	إِلَهَ	إِلَّا	اللَّهُ
میں گواہی دیتا ہوں	کہ	نہیں	معبود	سوائے	اللہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں					

وَأَشْهَدُ	أَنَّ	مُحَمَّدًا	عَبْدُ	وَرَسُولُهُ
اور میں گواہی دیتا ہوں	کہ	حضرت محمد ﷺ	اس کے بندے	اور اس کے رسول ہیں۔
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! تو ہی میرا معبود ہے تیرے ہی لیے میری تمام قویٰ، بدنی، مالی عبادتیں ہیں۔ تو ان کو قبول فرما۔

اب اپنے دل میں رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی کو حاضر سمجھ کر کہیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ

"اے نبی ﷺ آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔"

ہمیں پختہ یقین ہونا چاہیے کہ یہ سلام آپ تک پہنچتا ہے اور آپ اس سے زیادہ اچھا اور کامل جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

کتنا خوش قسمت ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے محبوب رسولوں کے سردار ﷺ دعا فرمائیں وعلیکم السلام "تم پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔" پھر **اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ** سے

اب دل ہی دل میں اپنے اوپر اور جتنے اولیاء صالحین رحمہم اللہ لمبین ہیں۔ سب پر سلام بھیجیں۔ تاکہ ان سب کا شکریہ بھی ادا کیا جاسکے جن کی کوششوں اور محنتوں سے ہم تک یہ پیارا دین پہنچا ہے اور اس بات کی امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی تعداد کے مطابق ہم پر سلام و رحمت فرمائے گا۔ (احیاء العلوم: امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ، عوارف المعارف: شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ)

اب سچے دل سے کلمہ شہادت پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدے کی تجدید کریں۔

جب تشہد میں کلمہ "لا" پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ "لا" پر شہادت کی انگلی اٹھائے اور "إِلَّا" پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے۔

اگر دو رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود شریف پڑھیں۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ	صَلِّ	عَلٰی	مُحَمَّدٍ	وَ	عَلٰی	اٰلِ	مُحَمَّدٍ
اے اللہ	تو درود بھیج	پر	حضرت محمد ﷺ	اور	پر	آل	حضرت محمد ﷺ
اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج۔							

كَمَا	صَلَّيْتَ	عَلٰی	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	عَلٰی	اٰلِ	اِبْرٰهِيْمَ
جس طرح	تو نے درود بھیجا	پر	حضرت ابراہیم	اور	پر	آل	حضرت ابراہیم
جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر۔							

اِنَّكَ	حَمِيْدٌ	مَجِيْدٌ
بے شک تو	تعریف کیا گیا	بزرگ
بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔		

اَللّٰهُمَّ	بَارِكْ	عَلٰى	مُحَمَّدٍ	وَ	عَلٰى	اٰلِ	مُحَمَّدٍ
اے اللہ	برکت دے	پر	حضرت محمد ﷺ	اور	پر	آل	حضرت محمد ﷺ

اے اللہ برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو

كَمَا	بَارَكْتَ	عَلٰى	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	عَلٰى	اٰلِ	اِبْرٰهِيْمَ
جس طرح	تو نے برکت بھیجی	پر	حضرت ابراہیم	اور	پر	آل	حضرت ابراہیم
جس طرح	تو نے برکت دی	حضرت ابراہیم کو	اور	حضرت ابراہیم کی	آل کو		

اِنَّكَ	حَمِيْدٌ	مَجِيْدٌ
بے شک تو	تعریف کیا گیا	بزرگ
بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

خلوص اور محبت سے درود شریف پڑھتے ہوئے پیارے آقا ﷺ کے امت پر احسانات کو یاد کریں اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی پُرخلوص دعاؤں کو یاد کریں جو آپ ﷺ اپنی امت کے لیے بارگاہ رب العزت میں رور و کر کیا کرتے۔ اور اس عظیم ہستی کا شکریہ ادا کریں جن کے وسیلہ سے ہمارا رابطہ اللہ تعالیٰ سے نماز کی صورت میں قائم ہوا۔

اب دُعا پڑھیں۔

دعا

رَبِّ	اجْعَلْنِي	مُقِيمَ	الصَّلَاةِ	وَ	مِنْ ذُرِّيَّتِي
اے میرے رب	مجھے بنادے	پابند	نماز کا	اور	میری اولاد کو بھی
اے میرے رب مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی					

رَبَّنَا	وَ	تَقَبَّلْ	دُعَاءِ
اے ہمارے رب	اور	قبول فرما	ہماری دعا
اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما۔			

رَبَّنَا	اغْفِرْ لِي	وَ	لِوَالِدَيَّ
اے ہمارے رب	بخشش کر میرے لیے	اور	میرے ماں باپ کے لیے
اے ہمارے رب بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو			

وَ	لِلْمُؤْمِنِينَ	يَوْمَ	يَقُومُ	الْحِسَابِ
اور	مسلمانوں کے لیے	اس دن	قائم ہوگا	حساب
سارے مسلمانوں کو اس دن جبکہ عملوں کا حساب ہونے والا ہے				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

دعا کے معنی دل میں حاضر کر کے عاجزی، انکساری اور ندامت کے آنسوؤں کے ساتھ دعا کی جائے۔

اَللّٰهُ	رَحْمَةً	وَ	عَلَيْكُمْ	اَلسَّلَامُ
اللہ کی	رحمت	اور	تم پر	سلامتی ہو

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

سیدھی طرف کے سلام میں سیدھی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور اُلٹی طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اسکی تسبیح کریں۔ پھر نماز کی کوتاہی پر اپنے دل میں خوف اور حياء محسوس کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے نماز پڑھی۔۔۔ بادشاہ کے دربار میں بغیر توجہ اور سکون کے کھڑا ہونا جرم ہوتا ہے بلکہ ہم سے نماز میں جو کمی رہ گئی ہوئی اس کی معافی مانگنی چاہیئے۔

اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورۃ الفاتحہ پڑھ کر قاعدہ کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنت و نفل

ہوں تو بسم اللہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی خاموش کھڑا رہے گا۔ پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

عورتوں کی نماز کا فرق

یہ نماز پڑھنے کا طریقہ مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے چند باتوں میں فرق ہے۔ عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی اور کپڑے سے باہر نہ نکالے گی قیام میں سینے پر ہاتھ باندھے گی اور ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے گی۔ رکوع میں کم جھکے گی اور گھٹنوں کو جھکائے گی اور ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گی مگر ان کو پکڑے گی نہیں اور انگلیاں کشادہ نہ رکھے گی۔ رکوع و سجود سمٹ کر کرے گی سجدہ میں پیٹ ران سے ران پنڈلی سے ملائے گی اور ہاتھ زمین پر بچھا دے گی۔ التیات میں بیٹھتے وقت دونوں پاؤں داہنی طرف یا بائیں طرف نکال کر سرین پر بیٹھے گی اور انگلیاں ملا کر رکھے گی باقی سب کچھ اُسی طرح کرے گی۔

نماز وتر

وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ دو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت میں تسمیہ، سورۃ الفاتحہ پھر کوئی ایک سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ	اِنَّا	نَسْتَغِيْنُكَ	وَ	نَسْتَغْفِرُكَ
اے اللہ	بیشک ہم	ہم مدد چاہتے ہیں تجھ سے	اور	ہم بخشش مانگتے ہیں تجھ سے
اے اللہ تجھ سے ہم مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے ہم بخشش مانگتے ہیں				

وَ	نُؤْمِنُ بِكَ	وَ	نَتَوَكَّلُ	عَلَيْكَ
اور	ہم ایمان لاتے ہیں تجھ پر	اور	ہم بھروسہ کرتے ہیں	تجھ پر
اور تجھ پر ہم ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہم بھروسہ کرتے ہیں				

وَ	نُثْنِيْ	عَلَيْكَ الْخَيْرَ	وَ	نَشْكُرُكَ
اور	ہم تعریف کرتے ہیں	تیری بہت اچھی	اور	ہم شکر کرتے ہیں تیرا
اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں				

وَ	لَا نَكْفُرُكَ	وَ	نَخْلَعُ	وَتَرْكُ
اور	نہیں کرتے ہم ناشکری تیری	اور	ہم الگ کرتے ہیں	اور ہم چھوڑتے ہیں
اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ کرتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں				

مَنْ يَّفْجُرُكَ	اَللّٰهُمَّ	اِيَّاكَ	نَعْبُدُ
جو نافرمانی کرے تیری	اے اللہ	صرف تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں
اس شخص کو جو نافرمانی کرے تیری اے اللہ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں			

و	لَكَ	و	نُصَلِّیْ	و	نَسْجُدُ
اور	تیرے ہی لیے	اور	ہم نماز پڑھتے	اور	ہم سجدہ کرتے ہیں
اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں					

و	إِلَيْكَ	و	نَسْعٰی	و	نَحْفِدُ
اور	تیری ہی طرف	اور	ہم دوڑتے ہیں	اور	ہم خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں
اور ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور					

نَرْجُوا	و	رَحْمَتَكَ	و	نَخْشٰی	عَذَابَكَ
ہم اُمید کرتے ہیں	اور	تیری رحمت کے	اور	ہم ڈرتے ہیں	تیرے عذاب سے
تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں					

إِنَّ	عَذَابَكَ	بِالْكَفَّارِ	مُلْحِقٌ
بے شک	تیرا عذاب	کافروں کو	ملنے والا ہے
بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے			

ذرا سوچیے!

ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اے اللہ! ہر اس شخص سے ہم الگ ہوتے ہیں اور اپنا رشتہ ناتا توڑتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے اللہ رسول کے دشمنوں کو دل میں جگہ دے رکھی ہے۔ اور ان کی رضا اور ناراضگی ہمیں دین سے روک رہی ہیں۔

تعارف سورۃ التکاثر

سورۃ مبارکہ میں معاشرے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لیے، فخر اور اپنا اسٹیٹس (STATUS) بنانے کی فکر میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت سے غافل ہو جانے کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مال و اسباب میں مقابلہ کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ دنیا کے اسباب کی تقسیم تو اللہ تعالیٰ نے کر دی ہے۔ لیکن آخرت کے سامان کو انسان اپنے اچھے اعمال سے حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا مکلف بنایا گیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آخرت کی نعمتوں اور اس کی رحمت کے حصول میں مقابلہ کا حکم دیا ہے۔

وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ^ط (المطففين: ۲۶)

اور اسی (جنت) پر چاہیے کہ مقابلہ کریں مقابلہ کرنے والے

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ (الحديد: ۲۱)

(اے بندو!) آگے بڑھ کر دوڑو! اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے سورۃ التکاثر پڑھ رہا ہوں، جو اس کو سن کر رویا، اس کے لیے جنت ہے، آپ ﷺ نے وہ سورت پڑھی، اس کو سن کر بعض لوگ روئے، جو لوگ نہیں رو رہے تھے، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے بہت کوشش کی لیکن ہم رونے پر قادر نہ ہو سکے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے دوبارہ پڑھتا ہوں، پس جو رویا اس کے لیے جنت ہے،

جور و نے پر قادر نہ ہوا وہ کوشش کر کے روئے۔ (الدرالمشور)

نبی ﷺ سورت التکاثر کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ابنِ آدم کہتا ہے: میرا مال میرا مال، اے ابنِ آدم! تیرا مال تو صرف وہی ہے جس کو تو نے کھا لیا اور جس کو فنا کر دیا، یا تو نے جس کو پہن لیا پھر اس کو بوسیدہ کر دیا، یا تو نے اس کا صدقہ کر دیا۔ (مسلم شریف)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیوں کہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

حدیث: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے جس کو وہ دنیا میں پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو وہ قبر والا اُسے پہچان کر اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (عمدة القاری)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ابنِ آدم دو قدم بھی نہیں چل سکے گا حتیٰ کہ اُس سے پانچ چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا:

- ۱۔ اس نے اپنی عمر کن کاموں میں خرچ کی؟
- ۲۔ اس نے اپنی جوانی کو کن کاموں میں گنوا یا؟
- ۳۔ اس نے اپنا مال کہاں سے حاصل کیا؟
- ۴۔ اس نے اپنا مال کن کاموں میں خرچ کیا؟
- ۵۔ اس نے اپنے علم کے موافق کتنا عمل کیا؟ (سنن ترمذی)

انسان سے ہر ہر نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ خاص کر اس حدیث کے پانچ سوالات کو یاد کر لینا چاہیے اور اپنی زندگی کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْهٰكُمُ	التَّكْوِيْنُ ①
تمہیں غافل رکھا	کثرت کی خواہش (نے)
تمہیں (آخرت سے) غافل رکھا کثرت (مال) کی خواہش نے ①	

حَتّٰی	زُرْتُمْ	الْمَقَابِرِ ②
یہاں تک کہ	دیکھ لی تم نے	قبریں
یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ②		

كَلَّا	سَوْفَ	تَعْلَمُوْنَ ③
ہاں ہاں!	عنقریب	تم جان لو گے
ہاں ہاں! (مال و دولت تمہارے کام نہیں آئیں گے) تم عنقریب (اس حقیقت کو) جان لو گے ③		

ثُمَّ	كَلَّا	سَوْفَ	تَعْلَمُوْنَ ④
پھر	ہاں ہاں!	عنقریب	تم جان لو گے
پھر (آگاہ کیا جاتا ہے) ہاں ہاں! عنقریب تمہیں (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا ④			

كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُونَ	عِلْمَ الْيَقِينِ ٥
ہاں ہاں!	اگر (کاش)	تم جانتے	یقینی علم
ہاں ہاں! کاش تم (اپنی غفلت کے انجام کو) یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال کی محبت نہ رکھتے) ٥			

لَتَرَوُنَّ	الْجَحِيمَ ٦
ضرور بالضرور تم دیکھو گے	جہنم کو
ضرور بالضرور تم جہنم کو دیکھو گے ٦	

ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا	عَيْنَ الْيَقِينِ ٧
پھر	تم ضرور دیکھو گے اسے	یقین کی آنکھ (سے)
پھر تم اسے ضرور یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے ٧		

ثُمَّ	لَتُسْأَلُنَّ	يَوْمَئِذٍ	عَنِ النَّعِيمِ ٨
پھر	تم سے ضرور پوچھا جائے گا	اس دن	نعمتوں کے بارے میں
پھر اس دن تم سے (اللہ کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور بالضرور پوچھا جائے گا (کہ تم نے انہیں کہاں کہاں اور کیسے کیسے خرچ کیا تھا) ٨			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! دنیا کی محبت دل سے نکال کر اپنی محبت عطا فرما۔
اے اللہ! عذابِ قبر سے بچا۔

اے اللہ! ہمارے ایمان کو مضبوط کر دے۔ ہمیں حق الیقین عطا فرما۔

اے اللہ! ہم سب کو بے حساب بخش دے۔

تعارف سورۃ العصر

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کامیاب زندگی کے چار اصول بتا دیئے ہیں۔

۱۔ ایمان ۲۔ نیک اعمال ۳۔ ایک دوسرے کو نیکی کی دعوت ۴۔ ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنا (جو مشکل نیکی کی دعوت میں پیش آئے اُس پر یا گناہ کی خواہش سے روکنے پر یا عبادت کی مشقت پر)

سُورَةُ الْعَصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ ①	إِنَّ	الْإِنْسَانَ	لَفِي خُسْرٍ ②
زمانہ کی قسم	بے شک	انسان	ضرور خسارے میں
زمانہ کی قسم ہے ① بے شک انسان خسارے میں ہے (کہ وہ اپنی عمر ضائع کر رہا ہے) ②			
إِلَّا الَّذِينَ	آمَنُوا	وَعَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ
سوائے جو لوگ	وہ ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کئے	نیک
سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے			
وَتَوَصَّوْا	بِالْحَقِّ		
اور	انہوں نے باہم وصیت کی		حق کی
اور (معاشرے میں) ایک دوسرے کو حق کی وصیت (تلقین) کرتے رہے			

و	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ ⑤
اور	انہوں نے باہم وصیت کی	صبر کی
اور (تبلیغ کے نتیجے میں مشکلات پر) باہم صبر کی وصیت (تاکید) کرتے رہے ⑤		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! دنیا و آخرت کے نقصان سے بچا۔
 اے اللہ! میرے ایمان کی حفاظت فرما۔
 اے اللہ! نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما۔
 اے اللہ! نیکی کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرما۔
 اے اللہ! دین کی خدمت میں مشکلات پر صبر کرنے کی توفیق دے۔

تعارف سُورَةُ الْهُمَزَةِ

اس سے پہلے کی سورۃ العصر میں یہ بتایا تھا کہ مومنین صالحین کے سوا ہر انسان خسارہ اور نقصان میں ہے اور اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص لوگوں کو طعن دیتا ہے اور ان کے عیوب تلاش کرتا ہے، وہ آخرت میں سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔
 نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ان لوگوں کی خبر نہ دوں جو تم میں سب سے اچھے ہیں؟ مسلمانوں نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی یاد آجائے، پھر فرمایا: کیا میں

تمہیں ان لوگوں کی خبر نہ دوں جو تم میں سب سے برے ہیں؟ وہ لوگ چغلی کھاتے ہیں اور دوستوں کے درمیان پھوٹ اور فساد ڈالتے ہیں اور جو لوگ عیب سے بری ہوں، ان میں عیب نکالتے ہیں۔

اگلی آیات میں جو مال کو گن گن کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حطمة آگ میں ڈالے گا حطمة دوزخ کے ایک درجہ کا نام ہے۔ حطمة کا مطلب ہے ریزہ ریزہ، چوراچورا، کر دینا کسی چیز کو توڑنا اور کوٹنا۔ چونکہ مال کی محبت دل میں بسائی تھی اس لیے یہ دلوں پر بھی چڑھ جائے گی اور مجرموں کو اس آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں بند کر کے تالے لگا دیئے جائیں گے۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ	لِّكُلِّ	هُمَزَةٍ	لُّمَزَةٍ ①
ہلاکت ہے	ہر (اس) کے لیے	طعنہ دینے والا	عیب جوئی کرنے والا
ہر اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو (رو برو) طعنہ زنی کرنے والا ہے (اور پس پشت) عیب جوئی کرنے والا ہے ①			
الَّذِي	جَمَعَ	مَالًا	وَّ عَدَدَهُ ②
جس نے	جمع کیا	مال	اور اسے گن گن کر رکھا
جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا ②			

يَحْسَبُ	أَنَّ	مَالَهُ	أَخْلَدَهُ ٢
وہ یہ گمان کرتا ہے	بے شک	اس کا مال	اسے ہمیشہ رکھے گا
(کیا) وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ٢			

كَلَّا	لَيُنْبَذَنَّ	فِي الْحُطْمَةِ ٣
ہرگز نہیں!	وہ ضرور بالضرور پھینکا جائے گا	چوراچورا کر دینے والی میں
ہرگز نہیں! وہ ضرور حطمہ یعنی چوراچورا کر دینے والی میں پھینک دیا جائے گا ٣		

وَا	مَا	أَذْرَكَ	مَا	الْحُطْمَةُ ٥
اور	کیا	تم سمجھے	کیا	چوراچورا کر دینے والی
اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ چوراچورا کر دینے والی کیا ہے ٥				

نَارُ اللَّهِ	الْمُوقَدَةُ ٦
اللہ کی آگ	بھڑکائی ہوئی
(یہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ٦	

الَّتِي	تَطْلُعُ	عَلَى الْأَفِيدَةِ ٧
جو	چڑھ جائے گی	دلوں پر
جو دلوں پر (اپنی افیت کے ساتھ) چڑھ جائے گی ٧		

إِنَّهَا	عَلَيْهِمْ	مُؤَصَّدَةٌ ٨
بیشک وہ	ان پر	بند کی ہوئی
بیشک وہ (آگ) ان لوگوں پر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی ٨		

مُمَدَّدَةٌ ٩	عَمَدٍ	فِي
لمبے لمبے	ستون	میں
(بھڑکتے شعلوں کے) لمبے لمبے ستونوں میں (اور ان لوگوں کے لئے کوئی راہ فرار نہ رہے گی) ٩		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! ہمیں زبان کی تمام برائیوں سے بچا۔
اے اللہ! ہمارے دل سے مال کی محبت نکال دے۔
اے اللہ! اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت ہمارے دلوں میں راسخ کر دے۔
اے اللہ! جہنم کی آگ سے بچالے۔

تعارف سورۃ الفیل

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی ولادت سے ۵۰ سے ۵۵ دن قبل یہ واقعہ پیش آیا جب حبشہ کے بادشاہ کی طرف سے ابرہہ کو یمن کا گورنر مقرر کیا گیا تھا، اس نے صنعاء نامی شہر میں ایک گرجا بنایا تھا، اس نے شاہ حبشہ کو خط لکھا: میں نے آپ کیلئے ایک بہترین گرجا تعمیر کیا، میری خواہش ہے کہ آئندہ عرب کے لوگ کعبہ کو چھوڑ کر اس گرجا میں حج اور طواف کیا کریں، وہ ہاتھیوں کی ایک فوج کے ساتھ کعبہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے روانہ ہوا، وہ مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر ٹھہرا، اس نے اپنے ایک سردار کو حکم دیا کہ مکہ کے لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرے، سو وہ

سردارِ قریش کے اونٹ اور دوسرے مویشی چھین کر لے آیا، جن میں دوسو اونٹ حضرت عبدالمطلبؓ کے بھی تھے اس کے بعد ابرہہ نے کسی کو بھیج کر انہیں بلوایا ابرہہ نے حضرت عبدالمطلبؓ کی بہت عزّت کی ابرہہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ حضرت عبدالمطلبؓ نے کہا: تم میرے اونٹ واپس کر دو ابرہہ نے کہا: تمہیں اونٹوں کی فکر ہے اور خانہ کعبہ کی کوئی فکر نہیں، جس کو میں گرانے آیا ہوں، حضرت عبدالمطلبؓ نے ایمان سے بھرپور لہجے میں کہا: میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے اپنے اونٹ لینے آیا ہوں، اس گھر کا بھی ایک مالک ہے۔ وہ اللہ ہے۔ وہ اپنے گھر کو ضرور بچائیگا، اس گفتگو کے بعد حضرت عبدالمطلبؓ اپنے اونٹ لے کر مکہ میں لوٹ آئے اور قریش سے کہا کہ تم لوگ شہر مکہ سے نکل جاؤ اور پہاڑوں کے دروں میں پناہ لے لو اور خود خانہ کعبہ میں گئے اور وہاں یہ دعا کی: اے اللہ ہر کوئی اپنا گھر بچاتا ہے تو بھی اپنا گھر بچا۔ حضرت عبدالمطلبؓ کو اس دعا کی قبولیت کا یقین تھا۔

دوسری صبح کو ابرہہ کعبہ کو گرانے کے لئے اپنی فوج اور ہاتھیوں کو لے کر روانہ ہوا، جب اسے نے ہاتھی کا منہ مکہ کی طرف کیا تو وہ بیٹھ گیا اور بہت کوشش کے باوجود نہ اٹھا، پھر اس نے ہاتھی کا منہ دوسری طرف کیا تو وہ تیز بھاگنے لگا، پھر جب وہ اس کا منہ مکہ کی طرف کرتا تو وہ بیٹھ جاتا اور دوسری طرف اس کا منہ کرتا تو وہ چل پڑتا، اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے غول کے غول بھیجے ان کی چونچ اور پنجوں

میں کنکریاں تھیں، انہوں نے وہ کنکریاں برسانی شروع کر دیں، جس شخص پر وہ کنکریاں گرتیں، وہ ہلاک ہو جاتا، ہر کنکری پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا (تفسیر کبیر)

سُورَةُ الْفِيلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ	كَيْفَ فَعَلَ	رَبُّكَ	بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ①
کیا نہیں دیکھا آپ نے	کیسا کیا	تمہارے رب	ہاتھی والوں (کے) ساتھ
(اے نبی ﷺ) کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا (سلوک) کیا؟ ①			

أَلَمْ يَجْعَلْ	كَيْدَهُمْ	فِي	تَضَلُّيلٍ ②
کیا نہیں کر دیا اُس نے	اُن کے داؤ	میں	باطل
کیا اُس (اللہ) نے اُن (ہاتھی والوں) کے داؤ کو باطل نہیں کر دیا؟ ②			

وَأَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ	طَيْرًا	أَبَابِيلَ ③
اور بھیجے	اُن پر	پرندے	جھنڈ کے جھنڈ
اور اس (اللہ) نے اُن پر (ہر سمت سے) پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے ③			

تَرْمِيهِمْ	بِحَارَةِ	مِّنْ	سَجِيلٍ ④
مارتے تھے انہیں	پتھر کے ساتھ	سے	کنکریاں
جو انہیں کنکریوں سے پتھر مارتے تھے ④			

فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ	مَّا كُوِلِ ۝
تو کر دیا انھیں	بھوسے کی طرح	کھائے ہوئے
تو انھیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (بر باد) کر دیا ۝		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔
 اے اللہ! دشمنانِ اسلام کی چالوں کو ناکام کر دے۔
 اے اللہ! مسلمانوں کی مدد فرما۔
 اے اللہ! شیطانی قوتوں کو تباہ کر دے اسلام کا بول بالا کر دے۔

تعارف سورۃ القریش

سورۃ القریش اور سورۃ الفیل ان دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، سورۃ الفیل میں بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دشمن کو ہلاک کر دیا، جو بیت اللہ کو گرانے کے لئے آیا تھا، جس کی وجہ سے پوری عرب دنیا میں ان کی عزت اور ان کا وقار تھا، اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ایک نعمت یاد دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا کی اور موسمِ سرما اور موسمِ گرما میں ان کو دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا، جس کی وجہ سے وہ خوش حال ہو گئے، گرمیوں میں وہ شام کی طرف سفر کرتے تھے اور

سردیوں میں وہ یمن کی طرف سفر کرتے تھے۔

سُورَةُ الْقُرَيْشِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُرَيْشٍ ①	لَا يَلْفٍ
قریش (کو)	رغبت دلانے کے لیے
قریش کو رغبت دلانے کے لیے ①	

الصَّيْفِ ①	وَ	الشِّتَاءِ	رِحْلَةَ	الْفِهْمِ
گرمی	اور	سردی	سفر	انہیں مانوس کیا
انہیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا ①				

الْبَيْتِ ①	هَذَا	رَبِّ	فَلْيَعْبُدُوا
گھر (کے)	اس	رب (کی)	پس چاہیے وہ عبادت کریں
پس (انہیں) چاہیے وہ اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کریں ①			

جُوعٍ	مِّنْ	أَطْعَمَهُمْ	الَّذِي
بھوک	سے	انہیں کھلایا	جس (نے)
جس نے انہیں بھوک (یعنی فقر و فاقہ کے حالات) میں کھانا کھلایا (یعنی رزق فراہم کیا)			

خَوْفٍ ①	مِّنْ	أَمْنَهُمْ	وَ
خوف	سے	انہیں امن دیا	اور
اور (دشمنوں کے) خوف سے امن دیا (یعنی محفوظ زندگی دی) ①			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! ہمیں اپنے دین کی خدمت کی رغبت عطا فرما۔
اے اللہ! ہم پر رحمت کے راستے کھول دے۔
اے ربِّ کعبہ! عبادت کا ذوق و شوق دے۔
اے اللہ! ہمارے رزق میں برکت عطا فرما۔
اے اللہ! مسلمانوں کو امن و سکون عطا فرما۔

تعارف سورۃ الماعون

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کی مذمت فرمائی ہے وہ ہمیں یاد رکھنے چاہئیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی کسی بات کا انکار نہ ہم زبان سے کریں نہ ہمارے اعمال سے ظاہر ہو۔

یتیموں اور مسکینوں کی عزت، کفالت اور مدد خود بھی کریں اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیں۔

نماز سے غفلت یا نماز میں سستی اور کاہلی یا نماز میں بے دلی کا مظاہرہ نہ کریں۔
نہ لوگوں کو دکھانے کے لیے عبادت کریں نہ کسی کی دیکھنے کی وجہ سے عبادت چھوڑیں۔

اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا معاملہ رکھیں۔ ان کے گھر کچھ نہ کچھ تحفے یا

جو کچھ گھر میں پکے بھیجتے رہیں اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

سُورَةُ الْمَاعُونِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَرَأَيْتَ	الَّذِي	يُكَذِّبُ	بِالدِّينِ ①
کیا آپ نے دیکھا	جو	وہ جھٹلاتا ہے	دین کو
کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے؟ ①			

فَذَلِكَ	الَّذِي	يَدْعُ	الْيَتِيمَ ②
پس یہ ہی	جو	وہ دھکے دیتا ہے	یتیم (کو)
پس یہ ہی (وہ شخص) ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ②			

وَ لَا	يَحْضُ	عَلَى	طَعَامِ الْمِسْكِينِ ③
اور	نہیں	وہ ترغیب دیتا	پر مسکین (کو) کھانا کھلانے
اور وہ مسکین کو کھانا کھلانے پر (کسی کو) ترغیب نہیں دیتا ③			

فَوَيْلٌ	لِّلْمُصَلِّينَ ④
پس ہلاکت	نمازیوں کے لیے
پس (افسوس) ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے ④	

الَّذِينَ	هُمْ	عَنْ	صَلَاتِهِمْ	سَاهُونَ ⑤
جو	وہ	سے	ان کی اپنی نمازوں	غافل
وہ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں ⑤				

الَّذِينَ	هُمْ	يُرَآءُونَ ①
جو	وہ	وہ ریاکاری کرتے ہیں
وہ جو (عبادت میں) ریاکاری کرتے ہیں ①		

و	يَمْنَعُونَ	الْمَاعُونَ ②
اور	وہ روکتے ہیں (نہیں دیتے)	عام ضرورت کی چیز
اور وہ عام ضرورت کی چیز (مانگنے سے بھی) نہیں دیتے ②		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! میرا دل اپنے دین کی طرف پھیر دے۔
اے اللہ! میرے دل سے مال کی محبت نکال دے۔
اے اللہ! نمازوں میں دل لگا دے۔
اے اللہ! ریاکاری سے بچا۔
اے اللہ! میرے اخلاق اچھے کر دے۔

تعارف سورۃ الکوثر

سورہ الکوثر قرآن کی سب سے چھوٹی سورت ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ”کوثر“ جنت میں نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس میں موتی اور یاقوت جاری ہیں اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ (سنن ترمذی)

حوض کوثر کے متعلق یہ ایمان افروز حدیث ہے:

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اور بے شک اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو ابھی بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے پوری دنیا کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور بے شک اللہ کی قسم! مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن مجھے یہ خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔ (صحیح البخاری، سنن ابوداؤد، مسند احمد)

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو جنت کی نہر کوثر کا مالک بنا دیا ہے۔

نہر کوثر کا پانی اس کو ملے گا جسے پیارے نبی ﷺ چاہیں گے اور جو پیارے نبی ﷺ سے محبت کریں گے۔

جو ہمارے پیارے نبی ﷺ سے محبت کریں گے اور آپ ﷺ کا حکم مانیں گے وہ جنت میں نہر کوثر سے پانی پئیں گے۔

سورہ کوثر کی آخری آیت میں ہے کہ

جو پیارے نبی ﷺ کے گستاخ اور دشمن ہیں اللہ تعالیٰ ان کو تباہ و برباد کر دے

گا۔

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا	أَعْطَيْنَاكَ	الْكَوْثَرَ ①
بے شک	ہم نے آپ ﷺ کو عطا کی	کوثر
بے شک ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا کی ①		

فَصَلِّ	لِرَبِّكَ	وَ	انْحَرْ ②
سو آپ نماز پڑھیں	اپنے رب کے لئے	اور	آپ قربانی دیں
سو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں ②			

إِنَّ	شَانِكَ	هُوَ	الْأَبْتَرُ ③
بے شک	آپ ﷺ کا دشمن	وہ	بے نام و نشان ہوگا
بے شک آپ ﷺ کا دشمن ہی بے نام و نشان (تباہ و برباد) ہوگا ③			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! اپنے حبیب ﷺ کی نہر کوثر سے جام عطا فرما۔
 اے اللہ! نہر کوثر کے جام اپنے حبیب ﷺ کے ہاتھوں سے نصیب فرما۔
 اے اللہ! ہمیں نماز اور قربانی کی توفیق دے۔
 اے اللہ! نبی کریم ﷺ کے گستاخوں سے بچا اور انھیں تباہ و برباد کر دے۔

تعارف سورۃ الکافرون

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اعلان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ہم مشرکین کے خود ساختہ بتوں کی عبادت نہیں کریں گے اور ہم ان کے باطل معبودوں سے بے زاری کا اظہار کریں۔ کافر چاہتے ہیں کہ ہم اپنا دین چھوڑ دیں اس سورت میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم کافروں کو صاف صاف بتا دیں کہ ہم دین کے معاملے میں کبھی بھی ان سے سمجھوتا نہیں کریں گے۔

ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم نماز میں تو یہ سورت بار بار پڑھتے ہیں اور صاف صاف کفر سے اپنی بیزاری کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن افسوس کہ ہمارے گھروں کے اندر فلموں کے ذریعے پوجا پاٹ ہوتی رہتی ہے جسے ہمارے بچے بھی دیکھتے رہتے ہیں اور اس طرح ہندوانہ طور طریقے، رسم و رواج اور بے حیائی ہمارے معاشرے میں سرایت کرتی جا رہی ہے جو ہمارے پاکیزہ دین سے بالکل متضاد ہے۔ کافر اپنے مقصد میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں اور ہماری لا پرواہی کی وجہ سے ہم خود اپنے دین کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ہر ایک غور کرے کہ کہیں میری غفلت کی وجہ سے دین اسلام کو نقصان تو نہیں پہنچ رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام پر زندہ رکھے اور ایمان پر شہادت کی موت دے۔ آمین

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ^①	لَا أَعْبُدُ	مَا	تَعْبُدُونَ ^②
کہدیتجئے اے	کافرو	میں عبادت نہیں کرتا	جن کی	تم عبادت کرتے ہو
کہدیتجئے اے کافرو ^① میں (ان بتوں کی) عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو ^②				

وَلَا أَنْتُمْ	عِبِدُونَ	مَا	أَعْبُدُ ^③
اور نہ	تم	عبادت کرنے والے	جس کی میں عبادت کرتا ہوں
اور نہ تم (اس کی) عبادت کرنے والے ہو، جس کی میں عبادت کرتا ہوں ^③			

وَلَا أَنَا	عَابِدُ	مَا	عَبَدْتُكُمْ ^④
اور نہ	میں	عبادت کرنے والا	جس کی تم نے عبادت کی
اور نہ میں اس کی عبادت کرنے والا ہوں، جس کی تم نے عبادت کی ^④			

وَلَا أَنْتُمْ	عِبِدُونَ	مَا	أَعْبُدُ ^⑤
اور نہ	تم	عبادت کرنے والے	جس کی میں عبادت کرتا ہوں
اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ^⑤			

لَكُمْ	دِينُكُمْ	وَلِي	دِينِ ^⑥
تمہارے لئے	تمہارا دین	اور	میرے لئے
تمہارا دین تمہارے لئے ہے اور میرا دین میرے لئے ہے ^⑥			

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! کفر اور شرک سے بچا۔
اے اللہ! ہمارے ایمان کی حفاظت فرما۔
اے اللہ! کفار کے شر سے بچا۔ ہماری مدد فرما۔

تعارف سورہ النصر

اس سورت میں یہ بشارت دی ہے کہ نبی ﷺ کو عنقریب بہت بڑی فتح اور بہت بڑی نصرت حاصل ہوگی، مکہ مکرمہ فتح ہو جائے گا اور ارد گرد کے قبائل فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ ہمیں جب کامیابی اور فتح حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کی ہی حمد کرنی چاہیے اور اس پر اترانا نہیں چاہیے اور اگر ناکامی اور شکست ہو تو استغفار کرنا چاہیے کہ یقیناً ضرور ہماری ہی طرف سے کوئی کوتاہی ہوگی۔

سُورَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا	جَاءَ	نَصْرُ اللَّهِ	وَ	الْفَتْحُ ①
جب	آئے	اللہ کی مدد	اور	فتح
جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ①				

و	رَأَيْتَ	النَّاسَ	يَدْخُلُونَ
اور	آپ دیکھو	لوگوں کو	وہ داخل ہوتے ہیں
اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں			

فِي دِينٍ	اللَّهُ	أَفْوَاجًا ۖ
دین میں	اللہ کے	فوج در فوج
جوق در جوق داخل ہوتے ہیں ۖ		

فَسَبِّحْ	بِحَمْدِ	رَبِّكَ	وَ	اسْتَغْفِرْ ۖ
تو پاکی بیان کریں	حمد کے ساتھ	اپنے رب (کی)	اور	اس سے بخشش طلب کریں۔
تو اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کی تسبیح کرو اور اس سے بخشش چاہو				

إِنَّهُ	كَانَ	تَوَّابًا ۖ
بے شک وہ ہے	بہت	توبہ قبول کرنے والا
بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۖ		

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! مسلمانوں کی مدد فرما۔
اے اللہ! اسلام کے پیغام کو دنیا بھر میں عام کر دے۔
اے اللہ! ہمیں دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرما۔
اے حمید! اے سبحان! اے غفار! میری توبہ کو قبول فرما۔

تعارف سورہ اللہب

جب کسی شریف اور مہذب انسان کو کوئی گالی دے تو برداشت کر لیتا ہے لیکن اگر اس کے عزیز دوست یا محبوب کو کوئی شخص بُرا کہے تو پھر وہ ضبط نہیں کرتا اور ایک کی دس سناتا ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے شدید محبت کا اظہار فرمایا ہے اس لیے کہ جب ابولہب نے نبی کریم ﷺ کے متعلق بُرے کلمات کہے تو خود اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ گئے وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کا بیٹا بھی ہلاک ہو گیا اور اس کی بیوی بھی دوزخ میں لکڑیوں کا گھٹا اٹھائے ہوئے جائے گی اور اس کے گلے میں رسی ہوگی۔

جنگ بدر کے بعد ابولہب سات دن زندہ رہا، حضرت ام الفضل نے خیمہ کی چوب اس کے سر پر مار کر اس کا سر پھاڑ دیا، اس کے بعد وہ عدسہ کی بیماری میں مبتلا ہوا، اس بیماری میں طاعون کی طرح گلٹی سی نکلتی ہے اور یہ ایک قسم کا پھوڑا ہوتا ہے، اسی بیماری میں وہ مر گیا، اس کے جسم سے سخت بدبو آ رہی تھی، تین دن تک اس کی لاش پڑی رہی، لوگ اس بیماری سے طاعون کی طرح بھاگتے تھے، حتیٰ کہ قریش کے ایک شخص نے اس کے بیٹوں سے کہا: تم کو حیا نہیں آتی، تمہارے گھر میں تمہارے باپ کی لاش سے بدبو پھیل رہی ہے اور تم اس کو دفن نہیں کرتے، انہوں نے کہا: ہم ڈرتے ہیں کہ اس کو ہاتھ لگانے سے کہیں ہمیں بھی یہ بیماری نہ لگ جائے، اس نے کہا: تم اس کو دفن کرو، میں بھی تمہاری مدد کروں گا، ابورافع نے کہا: پس اللہ کی قسم! انہوں

نے اس کو غسل نہیں دیا اور مکہ کی ایک بلند جگہ سے اس کو ایک دیوار کے ساتھ پھینک دیا اور اسکے اوپر پتھر ڈال دیئے (نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ) (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۷۷-۷۶ دار الفکر)

بیروت ۱۴۱۹ھ تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۳۵۳-۳۵۲

اس سورت سے ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ اگر ہمیں برا کہا جائے تو ہم صبر کر لیں۔

لیکن اگر کوئی بد بخت نبی ﷺ کو برا کہے یا ایسی بات کرے جو ادنیٰ گستاخی کا شائبہ بھی رکھتی ہو تو ہم اس پر بالکل صبر نہ کریں۔

قیامت تک کے لیے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ جو بھی میرے حبیب ﷺ کی ادنیٰ گستاخی کرے گا وہ ہلاک و برباد کر دیا جائے گا۔

ہمیشہ گستاخ اور بے ادب لوگوں سے دور رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے۔

سُورَةُ اللَّهَبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ	يَدَا	أَبِيْ هَلَبٍ	وَّ	تَبَّتْ ①
ٹوٹ جائیں	دونوں ہاتھ	ابو لہب (کے)	اور	وہ تباہ ہو جائے
ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے ①				

مَا	أَغْنَى	عَنْهُ	مَالُهُ	وَ	مَا	كَسَبَ ①
نہ	کام آیا	اُس کے	اُس کا مال	اور	جو	اُس نے کمایا
اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا ②						

سَيَصِلُ	نَارًا	ذَاتَ لَهَبٍ ③
عنقریب جا پڑے گا	آگ	شعلوں والی
عنقریب وہ شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا ④		

وَ	أَمْرَ آئِهِ	حَمَّالَةَ	الْحَطَبِ ⑤
اور	اس کی عورت	اُٹھانے والی	لکڑیاں کا گٹھا
اور اس کی عورت بھی جو (کانٹے دار) لکڑیاں کا گٹھا سر پر اٹھائے پھرتی ہے ⑥			

فِي	جِدِّهَا	حَبْلٌ	مِّنْ	مَّسَدٍ ⑤
میں	اس کی گردن	رستہ	سے	کھجور کی چھال
اس کی گردن میں کھجور کی چھال کا رستہ ہو گا ⑥				

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔

اے اللہ! تمام گستاخانِ رسول ﷺ کو تباہ و برباد کر دے۔
 اے اللہ! ہمیں دین کا مددگار بنا۔
 اے اللہ! ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ فرما۔
 اے اللہ! ہمیں نافرمانی اور بے ادبی سے بچا۔

تعارف سورۃ الاخلاص

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو بیان کیا گیا ہے اور عیسائیت کا رد ہے، جو تین خداؤں کے قائل ہیں اور مشرکین کا رد ہے، جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ باطل خداؤں کی عبادت کرتے ہیں۔ جب مشرکین مکہ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں نبی پاک ﷺ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا ان سے فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ یہ توحید کا بیان ہے۔ تمام مسلمان ایک اللہ کو مانتے ہیں۔

اللہ صمد ہے یعنی بے نیاز ہے اسے کسی کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام مخلوق اللہ کی محتاج ہے۔

اللہ تعالیٰ نہ کسی کی اولاد ہے نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور کوئی اس کے برابر نہیں ہے۔ توحید کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واجب الوجود اور قدیم ہے۔ یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اس کی ہر صفت و خوبی مستقل بالذات ہے یعنی اس کی اپنی ہے کسی کی عطا سے نہیں ہے لہذا صرف اللہ تعالیٰ ہی عبادت کے لائق ہے۔

توحید کی ضد شرک ہے اس کی تعریف یہ ہے کہ جو باتیں توحید کی بیان ہوئیں وہ اللہ کے سوا کسی اور کے لیے بھی مانی جائیں۔ یعنی کسی اور کو بھی عبادت کے لائق تسلیم کیا جائے۔ اس کے علاوہ کوئی چیز شرک نہیں۔ یعنی مخلوق میں سے کسی کو عبادت کے قابل سمجھنا شرک ہے۔ کسی کو مخلوق اور اللہ تعالیٰ کا محتاج مان کر اس کی تعظیم اور توقیر کرنا

درست ہے کسی شے کا مالک ماننا جائز ہے۔ مثلاً

تمام کائنات کا حقیقی مالک تو اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن مسلمان بات چیت میں پوچھتے ہیں کہ اس فلاں چیز کا مالک کون ہے۔ تو یہی کہا جاتا ہے کہ اس کے مالک فلاں فلاں صاحب ہیں۔ کوئی بھی یہ جواب نہیں دیتا کہ اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہے بلکہ قربانی کے جانور جو کہ خاص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہوتے ہیں اُن کے بارے میں بھی اگر کوئی پوچھتا ہے کہ یہ جانور کس کا ہے تو جواب یہی ملتا ہے کہ فلاں صاحب کا ہے پھر اسے ذبح بھی کیا جاتا ہے اور اس کا کھانا بھی حلال ہوتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں مسلمانوں کا یہ ہی عقیدہ ہوتا ہے کہ حقیقی مالک تو اللہ ہی ہے باقی سب کی طرف صرف مجازاً نسبت کی جاتی ہے جو کہ جائز ہے۔ اب اس ہی مثال کو تمام معاملات پر رکھ کر دیکھ لیں مثلاً انبیاء اور اولیاء کی نیاز کہنا، جیسا کہ انبیاء اور اولیاء کو ایصالِ ثواب پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کیا جاتا ہے۔ لیکن مجازاً جس کو ثواب پہنچانا غرض ہو اس کا نام لیا جاتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز، خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی نیاز وغیرہ اور انبیاء یا اولیاء کے بارے میں یہ کہنا کہ انھوں نے فلاں فلاں چیز عطا کی۔ یہ مجازاً عام طور پر سب ہی کہتے ہیں جو کہ کسی طرح بھی شرک نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھنا چاہیے شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ کسی مسلمان کو مشرک کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث کے مطابق جسے مشرک کہا اگر وہ کافر اور مشرک نہ ہو تو کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا۔ (الحدیث)

اس لیے جو لوگ بات بات پر مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں وہ خود بھی عظیم گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں اور معاشرے میں فتنہ و فساد اور نفرت پھیلاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے، صحابہ نے کہا: ہم کیسے تہائی قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر میں بھیجا اور وہ اپنے اصحاب میں نماز پڑھاتے تھے، وہ سورت ملانے کے بعد آخر میں سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے، جب لشکر کے لوگ واپس آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ان سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ان لوگوں نے پوچھا تو انہوں نے کہا: یہ سورت رحمن کی صفت ہے، اس لیے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ان سے کہو کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ (صحیح البخاری)

سورة الاخلاص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	هُوَ	اللَّهُ	أَحَدٌ ①	اللَّهُ	الصَّمَدُ ②
کہیے	وہ	اللہ	ایک	اللہ	بے نیاز
کہیے وہ اللہ ایک ہے ① اللہ بے نیاز ہے ②					

لَمْ	يَلِدْ	وَ	لَمْ	يُولَدْ ③
نہ	اُس نے جنا	اور	نہ	وہ جنا گیا
نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے ③				

وَ	لَمْ	يَكُنْ	لَهُ	كُفُوًا	أَحَدٌ ④
اور	نہ	ہے	اُس کے	برابر	کوئی
اور کوئی اس کے برابر نہیں ہے ④					

قلبی مناجات کے اشارے۔۔۔۔۔

اے بے نیاز! میں تیرا محتاج ہوں۔ مجھے ہر محتاجی سے بچا۔ مجھے ہر ہر لمحہ تیری ضرورت ہے۔
اے میرے مالک! مجھے ہر کفر، شرک اور منافقت سے محفوظ رکھ۔ میرے ایمان کی حفاظت فرما۔

تعارف سورہ الفلق

اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جہان میں جو بھی شر ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے۔

جادو کرنا شیطانی کام ہے، ایک یہودی نے نبی ﷺ پر گیارہ گرہوں میں جادو کیا تھا اور اس دھاگہ کو ذروان نامی کنویں کی تہہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا تھا، اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ سے شدید محبت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ

وَلَا يَفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى (المائدہ: ۶۹) (نبی کے مقابلے میں) جادوگر جہاں سے بھی آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ: ۶۷) اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

تحقیق یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ پر جادو کا اثر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے تعلیم امت کے لیے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا۔ انھوں نے اُس دھاگہ اور اُس کنویں کی نشاندہی کی۔ حضرت علی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ جادو والا دھاگہ نکال کر لائے۔ نبی کریم ﷺ سورہ الناس اور سورہ الفلق کی آیتیں پڑھتے جاتے اور وہ گرہیں کھلتی جاتیں۔ جادو کے کلمات پڑھ کر پھونک مارنا باطل اور حرام ہے، لیکن اللہ کا کلام پڑھ کر کسی بیمار پر پھونک مارنا سنت ہے۔

رسول اللہ ﷺ جب بستر پر آرام فرماتے تو آپ ﷺ اپنی ہتھیلیوں پر

سورة الاخلاص، الفلق اور الناس پڑھ کر پھونک مارتے، پھر ان ہتھیلیوں کو

اپنے چہرہ مبارک اور جسم اطہر پر ملتے۔ (صحیح البخاری، مسلم، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ)

حسد کی تعریف یہ ہے کہ انسان کسی شخص کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر خواہش کرے کہ اس کے پاس سے وہ نعمت زائل ہو جائے، خواہ اس کو وہ نعمت نہ ملے اور اگر اس کو وہ چھین سکتا ہو تو وہ اس نعمت کو چھین لے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم حسد کرنے سے باز رہو کیونکہ حسد نیکیوں اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حسد کرنے اور حاسدین سے محفوظ رکھے۔ آمین

سُورَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ	الْفَلَقِ ①
کہیئے	میں پناہ میں آتا ہوں	رب کی	صبح (کے)
کہیئے میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے پیدا کرنے والے رب کی ①			

مِنْ شَرِّ	مَا	خَلَقَ ②
شر سے	(ہر اس چیز کے) جو	اس نے پیدا فرمائی ہے
ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے ②		

وَقَبَ ③	إِذَا	غَاسِقٍ	مِنْ شَرِّ	وَ
وہ چھا جائے	جب	اندھیری رات	شر سے	اور
اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ③				

فِي الْحَقْدِ ④	النَّفْثَاتِ	مِنْ شَرِّ	وَ
گرہ میں	پھونکیں مارنے والیاں	شر سے	اور
اور گرہ میں پھونکیں مارنے والی (جادوگریوں) کے شر سے ④			

حَسَدًا ⑤	إِذَا	حَاسِدٍ	مِنْ شَرِّ	وَ
وہ حسد کرے	جب	حسد کرنے والے	شر سے	اور
اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ⑤				

تعارف سورہ الناس

اس سورت میں شیطان کے وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر کوئی انسان برے کاموں کی طرف مائل کرے تو وہ بھی شیطان ہے اور اس کے شر سے بھی اللہ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ہم نماز میں تو ایسے لوگوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جو شیطانی کام کی دعوت دیتے ہیں لیکن عملی زندگی میں ہم ان کی ہم نشینی اور صحبت کو محبوب رکھتے ہیں۔ گھنٹوں ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ ذرا سوچیں! کیا ٹی وی پر فلمیں، ڈرامے اور دوسرے بیہودہ پروگراموں سے آپ کے دل میں بے شمار بے ہودہ اور بُرے خیالات اور

وسو سے پیدا نہیں ہوتے؟ کیا یہ غلط بیانی نہیں ہے؟ ایک طرف ان ہی شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں پھر ان ہی کے ساتھ ہمارا اٹھنا بیٹھا ہوتا ہے۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے کہ؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا بنائے اور منافقت سے بچائے۔ ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی صحبت میں ہے کہ وہ دوستی آخرت کی محبت پیدا کر رہی ہے یا دنیا کی؟ اگر یہ دوستی یا محفل نیکیوں سے روک رہی ہے تو اس کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے۔

سُورَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ	أَعُوذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ①
کہیے	میں پناہ میں آتا ہوں	سب انسانوں کے رب کی
کہیے میں پناہ میں آتا ہوں سب انسانوں کے رب کی ①		
مَلِكِ النَّاسِ ②	إِلَهِ النَّاسِ ③	
انسانوں (کے) بادشاہ	انسانوں (کے) خدا	
انسانوں کے بادشاہ کی ② انسانوں کے خدا کی ③		
مِنْ شَرِّ	الْوَسْوَاسِ	الْخَنَّاسِ ④
شر سے	وسوسہ ڈالنے والے	پیچھے ہٹ جانے والے
وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان کے) شر سے ④		

الَّذِي	يُوسُوسُ	فِي صُدُورِ	النَّاسِ ⑤
جو	وسوسے ڈالتا ہے	سینے میں	لوگوں (کے)
جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے ⑤			

مِنَ الْجَنَّةِ	وَ	النَّاسِ ⑥
جنات سے	اور	انسانوں (میں سے)
(وہ شیطان چاہے) جنات سے ہو یا انسانوں میں سے ⑥		

نماز کے بعد کی دُعا میں اور اذکار

رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا ”دُعا عبادت کا مغز ہے“ خانہ کعبہ کا طواف ہو یا روضہ رسول ﷺ پہ حاضری، قرآن خوانی کی نشست ہو یا محفل نعت رسول ﷺ، ہر نیک کام کے بعد دُعا مانگنی چاہیے خصوصاً فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا بہت اہم ہے۔ نبی پاک ﷺ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کس دُعا کو سب سے زیادہ سُنا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دُعا جو رات کے آخر میں کی جائے اور جو فرض نمازوں کے بعد کی جائے۔ (جامع ترمذی)

نماز جنازہ بھی فرض نماز ہے اس لیے اس کے بعد بھی جو دُعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو سکھانے کے لیے بہت سی دُعا میں تعلیم فرمائیں ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے جو دُعا میں کیں، وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ

نے مانگنے سے پہلے ہی آپ ﷺ کو عطا فرمایا، مگر پھر بھی آپ ہمیشہ اپنے رب سے دُعا کرتے رہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنی چاہیے کیوں کہ دُعا مانگنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔

دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کو طلب کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ جامع دُعا کی تعلیم عطا فرمائی ہے، جسے ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہیئے۔

رَبَّنَا	اٰتِنَا	فِي	الدُّنْيَا	حَسَنَةً
اے ہمارے رب	تو ہمیں دے	میں	دنیا	بھلائی
اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما				

وَّ	فِي	الْآخِرَةِ	حَسَنَةً	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ
اور	میں	آخرت	بھلائی	اور	تو ہمیں بچا	آگ کے عذاب
اور تو ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔						

دُعَاۃُ نُورٍ

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ	اجْعَلْ	لِيْ	نُّوْرًا	فِيْ قَلْبِيْ
اے اللہ	کردے	میرے لیے	نور	میرے دل میں
اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے				

وَ	نُورًا	فِي قَبْرِیْ	وَ	نُورًا	مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
اور	نور	میری قبر میں	اور	نور	میرے آگے
اور میری قبر میں نور بھردے اور میرے آگے نور کر دے					

وَ	نُورًا	مِنْ خَلْفِي	وَ	نُورًا	عَنْ يَمِينِي
اور	نور	میرے پیچھے	اور	نور	میرے دائیں
اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے					

وَ	نُورًا	عَنْ شِمَالِي	وَ	نُورًا	مِنْ فَوْقِي
اور	نور	میرے بائیں	اور	نور	میرے اوپر
اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے					

وَ	نُورًا	مِنْ تَحْتِي	وَ	نُورًا	فِي سَمْعِي
اور	نور	میرے نیچے	اور	نور	میرے کانوں میں
اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے کانوں میں نور بھردے					

وَ	نُورًا	فِي بَصَرِي	وَ	نُورًا	فِي شَعْرِي
اور	نور	میری آنکھوں میں	اور	نور	میرے بالوں میں
اور میری آنکھوں میں نور بھردے اور میرے بالوں میں نور بھردے					

وَ	نُورًا	فِي بَشَرِي	وَ	نُورًا	فِي لَحْمِي
اور	نور	میری جلد میں	اور	نور	میرے گوشت میں
اور میری جلد میں نور بھردے اور میرے گوشت میں نور بھردے					

و	نُورًا	فِي دَمِي	وَ	نُورًا	فِي عِظَامِي
اور	نور	میرے خون میں	اور	نور	میری ہڈیوں میں

اور میرے خون میں نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے

اَللّٰهُمَّ	اَعْظِمْ	لِيْ	نُورًا
اے اللہ	بڑھا دے	میرے	نور کو
اے اللہ میرے نور کو بڑھا دے			

اس دُعا سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نور ہیں، آپ ﷺ کا بال بال نور ہے اور آپ نور مجسم ہیں۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے جو دُعا مانگی وہ اللہ تعالیٰ نے مانگنے سے پہلے ہی آپ کو عطا کر دیا۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ (المائدة: ۱۵) اس آیت میں بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نور ہیں۔

آیت درود (الاحزاب: ۵۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رہتی ہے اور قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچتی جب تک اُس دُعا کے ساتھ نبی پاک ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔ (ترمذی)

اِنَّ	اللّٰهَ	وَ	مَلَائِكَتَهُ	يُصَلُّوْنَ	عَلَى النَّبِيِّ
بیشک	اللہ	اور	اس کے فرشتے	وہ درود بھیجتے ہیں	نبی ﷺ پر
بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے سب فرشتے نبی (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں					

يَا أَيُّهَا	الَّذِينَ	آمَنُوا	صَلُّوا	عَلَيْهِ
اے	جو	ایمان لائے ہو	تم درود بھیجا کرو	ان پر
اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو				

و	سَلِّمُوا	تَسْلِيمًا
اور	تم سلام بھیجا کرو	خوب سلام
اور خوب سلام بھیجا کرو		

جس کو یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا اجر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی مجلس سے اٹھنے سے قبل اور ہر نماز کے بعد سورۃ الصافات کی ان آیات کو تلاوت کرے۔ (ابن کثیر)

سُبْحَنَ	رَبِّكَ	رَبِّ الْعِزَّةِ	عَمَّا	يَصِفُونَ ۝۱۸۶
پاک ہے	آپ کا رب	عزت کا مالک ہے	اُن سے جو	وہ بیان کرتے ہیں
آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۝۱۸۶				

و	سَلَّمَ	عَلَى	الْمُرْسَلِينَ ۝۱۸۷
اور	سلام	پر	تمام رسولوں
اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو ۝۱۸۷			

و	الْحَمْدُ	لِلَّهِ	رَبِّ	الْعَالَمِينَ ۝۱۸۸
اور	سب تعریفیں	اللہ کے لیے	پالنے والا	تمام جہانوں
سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ ۝۱۸۸				

نماز میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کے طریقے

پہلا طریقہ

نماز کی نیت باندھنے کے بعد یہ تصور کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے کہ میں کس طرح نماز پڑھ رہا ہوں کس طرح تلاوت کر رہا ہوں۔ اس طرح ہر رکن میں دل میں یہ خیال لاتے رہیں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور اس بارے میں اپنی حد تک کوشش پوری کرنی چاہیے ان شاء اللہ کوشش کرنے سے بہت کچھ فرق پڑ جائے گا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہونے لگیں تو یہ سوچ لیا کریں کہ اللہ تعالیٰ حاضر ناظر ہے میں اگرچہ نہیں دیکھ سکتا لیکن وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے لیے نماز ادا کر رہا ہوں۔

دوسرا طریقہ

حصول خشوع کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نمازی کو چاہیے کہ جب وہ نماز کے لیے کھڑا ہو تو اس وقت یہ تصور کرے کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو الوداع ہونے والوں کی طرح نماز پڑھو کہ پھر شاید نماز کی طرف آنا نصیب نہ ہو۔ اس کی عملی صورت یہ ہے کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگیں تو اس وقت یہ تصور کریں کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو۔ اس کے بعد کوئی نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے اور پھر قبر میں حساب کتاب ہوگا تو میں کیا جواب دوں گا بس یہ خیال کر کے اچھی طرح دھیان کر کے اپنی نماز کو ظاہر اور باطن

کے لحاظ سے بہتر سے بہتر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللہ اس
تذییر سے بہت فائدہ ہوگا۔

تیسرا طریقہ

عام لوگوں کیلئے یہ صورت بہت آسان ہے نماز میں تلاوت و اذکار ہلکی ہلکی آواز سے
اس طرح پڑھیں کہ اپنے کان میں تو آواز پہنچ جائے لیکن برابر والے کی نماز میں
خلل نہ آئے۔ پھر اپنے ذہن کو اپنی آواز اور الفاظ کی طرف لگائے مثلاً اس طرح
ذہن لگائے کہ اب میں سبحان اللہ پڑھ رہا ہوں اب سورت پڑھ رہا ہوں اس
طرح جتنے ارکان ہیں ان کو سوچ سوچ کر ادا کریں یعنی نماز میں کوئی کام اور کوئی
پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور خیال سے ہو مثلاً جب نیت باندھے تو
یہ سوچے اور خیال ہو کہ میں اب قیام کر رہا ہوں، سُبْحَنَكَ اللَّهُم اور الحمد لله
پڑھ رہا ہوں یعنی بندہ کو علم ہو کہ میں اب یہ پڑھ رہا ہوں اسی طرح جب رکوع میں
جائے تو یہ سوچتا رہے کہ اب میں رکوع ادا کر رہا ہوں اور تسبیح پڑھ رہا ہوں، سجدہ میں
جائے تو یہ اچھی طرح پتا ہو یعنی سوچے کہ اب میں سجدہ کر رہا ہوں اور اس کی تسبیح
پڑھ رہا ہوں اس طرح پوری نماز ارادے سے ادا کرے اور ہر رکن میں سوچتا رہے
کہ اب میں یہ رکن ادا کر رہا ہوں اور ہر لفظ پر یہ سوچے کہ اب میں یہ پڑھ رہا ہوں
تو پھر ذہن میں دوسرے خیالات و وساوس نہیں آئیں گے۔ رٹی رٹائی اور بے خیالی
میں تلاوت و تسبیحات نہ پڑھتے جائیں بلکہ ہر لفظ پر پتا ہو کہ میں یہ الفاظ

پڑھ رہا ہوں اور یہ رکن ادا کر رہا ہوں اس طرح انشاء اللہ نماز میں وسوسے اور خیالات کم ہو جائیں گے۔

چوتھا طریقہ

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کیلئے گناہوں سے بچنا بے حد ضروری ہے۔ جو شخص گناہوں سے نہیں بچتا اس کی نماز میں خشوع پیدا ہونا آسان نہیں ہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص بد نگاہی کرتا ہے اس کی نماز میں خشوع و خضوع نہیں ہوتا۔ جو شخص اپنے اعضاء کی جس قدر حفاظت کرتا ہے اور گناہوں کی گندگی سے پاک رکھتا ہے اُسی قدر نماز میں اس کو سکون ملتا ہے۔ اس لیے جتنا ہم گناہوں سے بچیں گے اتنا ہی نماز میں خشوع و خضوع حاصل ہوگا۔

پانچواں طریقہ

نماز میں خیالات کی یلغار سے نجات حاصل کرنے کیلئے اور نماز میں یکسوئی پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کے حصول کے لیے نماز کے وقت با وضو ہو کر قبلہ رخ بیٹھ جائیں۔ تین دفعہ دُرود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھیں پھر تین دفعہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھ کر آنکھیں بند کر لیں ایک منٹ تین منٹ یا پانچ منٹ جتنا آپ کو وقت مل جائے اور یہ تصور قائم کریں کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے۔ اسکے بعد نماز ادا کریں انشاء اللہ نماز میں حضور قلب حاصل ہوگا۔

چھٹا طریقہ

نماز میں خشوع و خضوع حاصل کرنے کے لیے حرام غذا اور لباس وغیرہ سے بچنا ضروری ہے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس نے ایک لقمہ بھی حرام کھالیا اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نماز میں اکثر چوک جاتا ہوں مجھے یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور کتنی باقی ہیں آپ نے فرمایا کہ اپنے منہ کو حرام سے اور اپنے کپڑوں کو نجاست سے پاک رکھ۔ اس لیے حرام سے اجتناب کر کے نماز میں خشوع و خضوع حاصل کیا جاسکتا ہے۔

عزیز قارئین! بیان کردہ طریقوں میں سے جس پر عمل کرنا آسان معلوم ہو اس پر عمل کرنے کی کوشش اور مشق کریں کیونکہ یہ چیزیں مشق سے تعلق رکھتی ہیں جب اس پر محنت کریں گے تو چند روز کے بعد انشاء اللہ کامیابی محسوس ہوگی اور پھر نماز کی طرف ذہن لگنا آسان ہو جائے گا اور اس کے نتیجے میں نماز میں خشوع و خضوع حاصل ہوگا اور ہماری نماز وہ نماز بن جائے گی جو بے حیائی اور گناہوں سے روکتی ہے اور اس طرح نماز ہماری نجات کا سبب بن جائے گی۔ (انشاء اللہ)

اپنے معاشرے اور ملک کو بچانے کیلئے آپ کو خود قدم اٹھانا ہوگا۔ آگے بڑھیے کہ وقت بہت کم ہے۔ سوچیے کہ آپ اپنے کس عمل اور کام سے اپنا حصہ سیلانی ویلفیئر کے کار خیر میں ڈال سکتے ہیں۔ (محمد بشیر فاروقی)

ہم اللہ عزوجل کے فضل سے سرکارِ رسول ﷺ کی امت کی خدمت کا عزم ہر شعبے میں رکھتے ہیں۔

برائے عوامی معلومات

الحمد للہ! انسانی بھلائی کے تمام شعبوں میں خدمت کے علاوہ حضرت بشیر فاروقی قادری ادارے میں استخارے اور روحانی علاج کے ذریعے پاکستان سمیت دنیا بھر کے کئی ممالک میں پریشان حال لوگوں کی رہنمائی اور علاج کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ حضرت پاکستان کی مشہور مایہ ناز دینی درسگاہ یونیورسٹی امجدیہ سے فارغ التحصیل ہیں اور عالم دین کی سند پر فائز ہیں۔ ویلفیئر کے تمام شعبوں و دیگر معاملات میں شریعت کی پاسداری کا نہایت خیال رکھتے ہیں اور ویلفیئر کے تمام امور کی کڑی نگرانی فرماتے ہیں۔ الحمد للہ یہ تمام خدمات رحمٰن عزوجل کی رضا کیلئے انجام دیتے ہیں، اس مد میں تحفہ، ہدیہ، یا ادارے سے کوئی معاوضہ قطعاً نہیں لیتے۔



نہما سہ سہیلانی

welfare international trust

دکھی دلوں کا سہارا

(الحمد للہ رب العلمین)

روزانہ پچاس ہزار سے زائد لوگوں کی مدد کرنے والا منفرد ادارہ

- 51 سینٹرز میں 40 ہزار افراد کے علاوہ غریب بستیوں میں کھانے کی فراہمی
- علاج معالجہ اور ٹیسٹ و آپریشن کی سہولت
- دینی و دنیاوی تعلیم کی فراہمی
- ہزار سے زائد گھرانوں کی ماہانہ کفالت
- اور دیگر 30 سے زائد عوامی خدمت کے شعبہ جات میں مصروف عمل

آپ اپنے عطیات پاکستان بھر میں UBL کی کسی بھی براچ میں جمع کروا سکتے ہیں۔

UBL AMEEN ACCOUNT No. 1000414-0

SWIFT CODE: UNIL PKKA



ادارے کی سالانہ آڈٹ شدہ رپورٹ آپ بھی طلب کر سکتے ہیں
آپ کے دیئے ہوئے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں

Tel: +92-21-34130786 (5 Lines)
www.saylaniwelfare.com

ON LINE ISLAMIC BOOKSHOP
www.salambookshop.com

Retail Price Rs: 60 USD: \$1.50
ISBN: 978-969-9498-00-8



9 789699 498008